SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 3, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirteen minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکماً من اھلہ وحکماً من اھلھا ان یریدآ اصلاحآ یوفق اللہ بینہما ان اللہ کان علیماً خبیرا O واعبد وا اللہ ولاتشرکوابہ شیئآ وبالوالدین احسانآ و بذی القربیٰ وا لیتٰمیٰ والمسٰکین وا لجار ذی ا لقربیٰ والجار الجنب وا لصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لایحب من کان مختالآ فخورا O

(ترجمہ) اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو۔ وہ اگر صلح کرا دینی چاہیں گے تو خدا ان میں موافقت پیدا کر دے گا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا اور سب باتوں سے خبردار ہے۔ اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی

پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ ۔ ایک منٹ جی۔ Leave applications

جناب مصطفیٰ کمال رضوی صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 28 تا 30 اپریل اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب عباس سرفراز خان صاحب اسلام آباد سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 30 اپریل کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سیدمسعود کوثر صاحب نے ناسازی طبع کی بناء پر آج مورخہ 3 مئی کےلئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : قاضی محمد انور صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء مورخہ 3 تا 5 مئی کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب انور درانی صاحب نے آج مورخہ 3 مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جی راشدی صاحب

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, the motion which was moved by us about three days back, we have deposited the copy in the office and that has not been included in the order of the day.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جو privilege motion ہوتا ہے وہ جب admit ہو جاتا ہے تو پھر وہ ایجنڈے پر آتا ہے۔ اگر ایجنڈے پر نہیں آیا تو آپ کم از کم دفتر سے رابطہ کر لیں یا مجھ سے مل لیں تاکہ میں پوچھ لوں کہ کیا بات ہے۔ کوئی delay ہے تو اس کی کیا وجہ ہے یا reject ہوا ہے تو کیا وجہ ہے۔ But if it is not on the agenda, it means it is rejected.

Mr. Hussain Shah Rashdi: That is true but sir, this motion has been there. It has neither been accepted nor rejected.

جناب چیئرمین۔ آپ ان کو بتائیں کیا وجہ ہے۔ یہ آپ کو بتاتے ہیں and then I will also find out about it. جی رضا صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, it is very strange because this privilege motion pertains to a member of this House. It is Senator Chandio's privilege motion on his address and it is on his arrest and it has now been three days since it has been filed.

جناب چیئرمین۔ مجھے بتائیں کہ اس کا کیا ہوا ہے۔ I will find it out but may be because he was released later on اس کو ہم نے ختم کر دیا ہو I don't know, I will find out.

Mian Raza Rabbani: No, no sir, this has been filed after his released.

جناب چیئرمین۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ release کے بعد کوئی نیا واقع ہوا ہے۔

Mian Raza Rabbani: No, sir, it pertains to the misbehaviour that took place at the time of his arrest.

Mr. Chairman: I will examine it. It is under process.

Mian Raza Rabbani: Kindly draw your attention to the fact sir, that it is pertaining to the arrest of a member of this House, misbehaviour with him and Secretariat is saying that for three days it is under process whereas in other cases

کہ اگر کسی نے کسی کے ساتھ airport پر بدتمیزی کی ہے تو it comes up immediately

میرا مطلب یہ ہے کہ پھر وہی بات ہو گی کہ if we say کہ we are being discriminated.

جناب چیئرمین۔ یہ دیکھ کر ذرا مجھے بتائیں۔

Mian Raza Rabbani: Senator has been maltreated by the SHO while being arrested.

جناب چیئرمین۔ اگر کوئی privilege motion بعد میں file ہوا ہے، وہ پہلے آیا ہے تو کیوں آیا ہے I will examine all this and find out.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Later on we will take it up today.

Mr. Chairman: No, no, today it can not be taken up because I have not yet decided whether I am going to bring it up for discussion in the House or not, I have not even seen it. So, unless I see it , how can I bring it up. I will ask the office to put it up to me tomorrow, if I find it in order , I may bring it up in the House but if I don't bring it up, you are at liberty to come to see me in my office and discuss with me. Yes Zahid Khan Sahib.

Point of Order Re: i) Construction of Kala Bagh Dam.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! میرا point of order کالا باغ ڈیم کے متعلق ایک اخباری بیان سے ہے جو ہمارے ایک معزز ممبر ساجد میر کی طرف سے ہے کہ کالا باغ ڈیم آئندہ پانچ سالہ منصوبے میں شامل کر لیا گیا ہے اور ضرور بنے گا۔

جناب چیئرمین۔ یہ بیان کس کی طرف سے آیا ہے۔

جناب محمد زاہد خان۔ یہ ساجد میر صاحب کی طرف سے آیا ہے۔

Mr. Chairman: Sajid Mir Sahib is neither government nor Minister of Water and Power.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! اس کو پانچ سالہ منصوبے کے متعلق علم ہو گا کیونکہ وہ گورنمنٹ کا colleague ہے اور وہ اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب والا! اخبار میں تو فوج کو بھی نہیں چھوڑا ۔ اب کچھ دن پہلے جی۔ ایچ۔ کیو میں بھی ایک symposium ہوا جس میں کالا باغ ڈیم کے متعلق ماہرین نے رائے دی تھی کہ یہ ضرور بنے گا اور یہ بننا چاہیئے۔ سمجھ سے بات باہر ہے کہ ایک فوج رہ گئی تھی جس کی قدر کی جاتی تھی اور وہ سارے ملک کی ہے' اس لئے کہ وہ ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ وہ ملک کے سیاسی معاملات اور ایسے معاملات میں نہ الجھے جو متنازعہ ہوں۔ پہلے ہی تین صوبوں میں اس کے خلاف بہت زیادہ resistance ہے اور وہ اس فیصلہ پر پہنچ چکے تھے کہ کالا باغ ڈیم نہیں بننا چاہیئے۔ اگر فوج اس کے لئے بیٹھی ہوئی ہے تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ حکمران اس ملک کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں ۔ کیا 1971 والے واقعات یہ لوگ ایک بار پھر لانا چاہتے ہیں۔ جناب والا ! جو پانچ سالہ منصوبے کے لئے funds رکھے گئے ہیں تو اس سے یہ چھوٹے صوبوں کو کیا message دینا چاہتے ہیں۔ آٹا تو وہاں ملتا نہیں ہے۔ آٹا تو ان کو دے نہیں رہے۔ اب پانی میں ڈبونا چاہتے ہیں۔ ایک صوبے کو خشک کرنا چاہتے ہیں تو دوسرے صوبوں کو پانی کے اندر ڈبونا چاہتے ہیں۔ کیا یہ اسی تاریخ کو دہرانا نہیں چاہتے جو کچھ کہ مشرقی پاکستان کے ساتھ کیا گیا تھا۔ کیا اب وہ فیصلہ پھر کیا گیا ہے کہ تین صوبوں کے عوام انہیں نہیں چاہیئں' صرف تین صوبوں کے عوام کی زمین ان کو چاہیئے۔ یہ اس طرف ملک کو کیوں لے کر جا رہے ہیں۔ اگر یہ خواہ مخواہ بنانا چاہتے ہیں تو پھر واضح طور پر حکومت

بیٹھے اور اس پالیسی کا اعلان کر دے کہ ہم اسے بنانا چاہتے ہیں اور ہم تین صوبوں کے، جو چھوٹے صوبے ہیں، حقوق کو پامال اور bulldoze کروانا چاہتے ہیں ۔ ہم resist کرتے ہیں کہ آج یہ پالیسی بیان دے دیں کہ ان کے خیالات کیا ہیں اور کیا ان کے ارادے ہیں۔ یہ کیا کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ فوج کو ایسے مسئلوں میں ملوث کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان سے بھی کہتے ہیں کہ آپ ان معاملات سے دور رہیں کیوں کہ تین صوبوں کے عوام اس کو منظور نہیں کرتے اور تین صوبائی اسمبلیوں نے تین دفعہ متفقہ قرارداد دادیں اس منصوبے کے خلاف پاس کی ہیں۔ فوج اس عوام کی ہے اور فوج کو چاہیئے کہ وہ ایسے معاملات میں نہ الجھے جن سے عوام کے لئے مسائل پیدا ہو جائیں اور اس ملک کے لئے کوئی problem پیدا ہو۔ ملک افہام وتفہیم کے ساتھ چل رہا ہے اور اس کو اس طرف نہ لایا جائے جہاں سے واپس آنے کا بھی کوئی راستہ نہ ہو ۔ بہت مہربانی ۔

Mr. Chairman: Would you like to say something , Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! وزیر اعظم نواز شریف نے واضح الفاظ میں کئی دفعہ کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم چاروں صوبوں کے consensus کے بغیر نہیں بنایا جائے گا، ایک اینٹ نہیں رکھیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی طاہر بزنجو صاحب۔

RE: i) ALLEGED INVOLVEMENT OF PARLIAMENTARIANS IN PILFERAGE OF ELECTRICITY.

جناب محمد طاہر خان بزنجو۔ جناب چیئرمین ! میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ کہ گزشتہ دنوں یہ انکشاف کیا گیا کہ کوئی 49 اراکین پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی بشمول وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین بجلی کی چوری میں ملوث پائے گئے ہیں ۔ اب یہ کہا جا رہے کہ ان 49 میں سے 39 اراکین پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی اس چوری میں شامل نہیں ہیں۔ آج کے اخباروں میں یہ خبر بھی چھپی ہے کہ وزیر اعظم نے وفاقی وزراء اور بعض اراکین پارلیمنٹ کے خلاف بجلی چوری کے الزامات کی تحقیقات کے لئے ایک اعلی سطح کی پارلیمانی

کمیٹی قائم کی ہے۔ جناب! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو تحقیقاتی کمیٹی بنی ہے ، آیا یہ کمیٹی اس بے عزتی یا بدنامی کا ازالہ کر سکتی ہے جو اراکین پارلیمنٹ کی اس الزام سے ہوئی کہ وہ بجلی چور ہیں۔ بہرحال دیر آید درست آید۔ میں وزیراعظم صاحب سے اور تحقیقاتی کمیٹی کے قائد ، مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری سرانجام خان صاحب سے بھی یہ مطالبہ کروں گا کہ اس تحقیق کے دوران اس بات کی خاص تحقیق اور جستجو کی جائے کہ کہیں یہ اراکین پارلیمنٹ اور اراکین صوبائی اسمبلی کو جان بوجھ کر اور شعوری طور پر بدنام کرنے کی کوشش تو نہیں کی گئی۔ جناب چیئرمین! ایک حیران کن بات یہ ہے کہ اراکین پارلیمنٹ اس میں ملوث کئے گئے اور واقعی جنہوں نے چوری کی ہے ان کو سزا ملنی چاہیئے لیکن کسی بھی بیوروکریٹ کا نام آج تک بجلی چوری میں شامل نہیں ہے۔ احتساب بلا امتیاز ہونا چاہیئے۔ بجلی چوروں کو کسی قیمت پر معاف نہیں کرنا چاہیئے لیکن میری حکومت اور خصوصاً محترم گوہر ایوب صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اراکین پارلیمنٹ ہوں یا ملک کا کوئی بھی معزز شہری ہو ، اگر وہ اس چوری میں شامل نہیں ہیں تو انہیں چور نہ بنایا جائے۔ شکریہ جناب۔

Mr. Chairman: Would you like to say something?

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! سینٹ میں جو سوال آیا تھا اس کے دو حصے تھے۔ ایک تھا کہ جن پارلیمنٹیرینز ، قومی اسمبلی کے اراکین ، سینیٹرز اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کے خلاف FIRs lodge ہوئی ہیں یا صرف بقایا جات کی recovery کے لئے FIRs lodge ہوئی ہیں۔ "ب" میں تھا کہ جن کے خلاف detection bills issue کئے گئے ہیں، جن کے خلاف FIRs lodge کی گئی ہیں ان کے سامنے بڑے صاف الفاظ میں لکھا گیا ہے کہ کب FIR lodge ہوئی ہے اور کس وجہ سے lodge ہوئی ہے یا اگر بقایا جات کی recovery کے لئے FIR lodge ہوئی ہے ، sequence کوئی نہیں تھا ، وہ بھی واضح کیا گیا تھا اور جہاں detection بل تھے ، اگر آپ وہ منگوا لیں تو تمام کے سامنے detection bill issued, very very clear لکھا تھا۔ جہاں detection bill لکھا تھا وہ چوری میں نہیں آتے۔ جہاں پر چوری تھی یا arrears تھے وہ بھی اس پر واضح لکھا ہوا تھا۔ یہ بالکل واضح ہے۔ جب کمیٹی تحقیق کرے گی تو یہ چیز صاف ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، جی آفتاب شیخ صاحب۔

RE: EXTRA JUDICIAL KILLINGS OF M.Q.M. WORKERS.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Thank you Mr. Chairman, for giving me the floor. Mr. Chairman, I am bringing in your notice a news item of daily "Jang". Mr. Chairman, you are aware that on 30th October, the Governor's rule was imposed in Sindh. According to the prosecution, the person responsible was arrested by the police but then he was killed/murdered. Today, the newspaper gives the report of the inquiry..

فصیح جگنو کی ہلاکت پولیس تشدد سے ہوئی ہے؛ عدالتی تحقیقاتی رپورٹ۔ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ گورنر سندھ، کراچی۔ عدالتی تحقیقاتی افسر نے حکیم سعید قتل کیس میں گرفتار متحدہ قومی موومنٹ کے کارکن آصف فصیح جگنو کی پولیس حراست میں ہلاکت کو پولیس تشدد کا نتیجہ قرار دیا اور CIA کے ذمہ دار افسران و اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی سفارش کی۔ گورنر سندھ معین الدین حیدر نے رپورٹ کی روشنی میں ملوث اہلکاروں اور افسران کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دے دیا۔ یہ بات اگر یہاں تک ہوتی تو میں یہ point آپ کے سامنے نہ اٹھاتا لیکن

after the imposition of Governor's Rule, 10 persons have died extra-judicially. They have been killed, they have been murdered and police is involved in all those 10 murders.

Here, sir, I will not take it as an answer from the other side that this is a provincial matter because if 10 persons are extra-judicially killed and out of those 10 persons, there are three reports which have come after inquiry that the police is responsible for the murder of at least three persons. I don't know whether there is any inquiry officer appointed or not. So far, no appointment has been made. I will, in fact, invite the attention of the Federation and through you, sir, I would like to ask the Federation as to whether there is any step in mind to

control the extrajudicial killings in the province of Sindh which has numbered 10 uptill now from 30th October upto day. This is my submission, sir, and if they want a Constitutional provision to be quoted as to whether they are responsible or not for this, I will refer you, sir, to Article 149, sub-Article (4) in this regard. They cannot wash off their hands so far as what is going on in the province of Sindh. You kindly see sub-Article (4); "The Executive authority of the Federation shall also extend to the giving of directions to a province as to the manner in which the Executive authority thereof is to be exercised for the purpose of preventing any grave menace to the peace or tranquility or economic life of Pakistan or any part thereof". So, I will submit that Federation cannot shift his responsibility in this regard.

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے اس پر؟

چوہدری شجاعت حسین: جناب یہ سوال پہلے بھی اٹھایا گیا تھا۔ اس وقت بھی حکومت سندھ سے پتہ کیا گیا تھا اور انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ کہا کہ کوئی بھی extrajudicial killing نہیں کی گئی۔ اگر معزز سینیٹر کے پاس کوئی ثبوت ہیں یا نام ہیں یا وقوعہ ہے یا واقعہ ہے تو وہ بتائیں، اس کی بھی تحقیقات کر لی جائے گی۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب! بات یہ ہے کہ ایک کیس کی رپورٹ تو آج اخبار میں چھپی ہے۔ دو کی اس سے پہلے چھپ چکی ہے۔ تیسرے کیس میں انکوائری ہوئی ہے اور جو انکوائری افسران تھے وہ SDMs تھے یا جج تھے، یعنی سیشن جج یا SDM تھے، انہوں نے یہ کہا کہ ان تین کیسز میں----

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب! اس انکوائری رپورٹ کو دیکھ کر آپ مہربانی کرکے بتائیں۔

چوہدری شجاعت حسین: لیکن reference انہیں دینا پڑے گا، نوٹ انہیں دینا پڑے گا۔ یہ نوٹ دیں، reference دیں کہ کون سے تین لوگ ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب! آج تو اخبار میں گورنر کا بیان بھی آیا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: اخباروں کو چھوڑیں جی۔ آپ اخباروں کی بات نہ کریں، آپ گورنر کی بھی بات نہ کریں کیونکہ گورنر سے بھی پوچھنا پڑے گا لیکن آپ لکھ کر دیں گے کیونکہ یہ بڑا serious معاملہ ہے جو آپ point out کر رہے ہیں، اس لئے آپ مجھے نوٹ لکھ کر دیں کہ فلاں آدمی، فلاں reference، فلاں واقعہ، فلاں جگہ پر ہوا ہے تو پھر میں انشاء اللہ اس کی تحقیقات کروا سکوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ formally مجھے لکھ کر دے دیں میں ان کو hand over کر دیتا ہوں۔

جناب آفتاب احمد شیخ: یہ کوئی جواب نہیں جناب۔ بات اس سے بڑھتی ہے۔ آج گورنر صاحب کا بیان موجود ہے، سیشن جج کی انکوائری رپورٹ موجود ہے اور چوہدری صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔ یہ غلط ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب یہ حکومت کی انکوائری reports ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، وہ صحیح ہے

but you know, we are asking the Interior Minister, he is obviously not aware of it.

Mian Raza Rabbani: Sir, why he is not aware of it?

Mr. Chairman: Let us bring it to his notice formally and let him then respond.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, why is not the Interior Minister aware? These are not private reports or newspaper reports.

یہ حکومت کی رپورٹیں ہیں اور آجکل صوبہ سندھ وفاق کے تابع ہے۔

جناب چیئرمین: حکومت کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر صوبائی حکومت کا معاملہ ہے تو جو رپورٹ آتی ہے،

then it will go to the concerned official in the provincial Government. Now, the Federal Minister would not , normally , be officially aware of it. Now, we have brought it to his notice.

Mian Raza Rabbani: Sir, extrajudicial killings and law and order is directly with the Federal Government.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, this is no answer.

جناب چیئرمین ، تو آپ بتائیں کہ what is the answer? آپ مجھے بتائیں کہ کیا answer ہے یا کیا کرنا چاہیئے ؛ آپ مجھے بتائیں کیا کرنا چاہیئے؛ What do you want me to do?

جناب آفتاب احمد شیخ ، سادہ سی بات ہے کیونکہ سندھ میں گورنر راج ہے، admitted بات ہے، اس کے لئے مجھے چوہدری صاحب سے کوئی notification نہیں لینا ہے۔ یہ تمام دس کے دس قتل 30 اکتوبر کے بعد ہوئے ہیں۔ اب یہ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم لیکن وہاں تین cases میں انکوائری آفیسرز سرکار نے مقرر کئے ہیں۔ ہماری طرف سے نہیں ہوئے اور ان کی رپورٹ آئی۔ انہوں نے پولیس کو ذمہ دار ٹھہرایا ان تین قتال کا۔ کل دس ہیں، ابھی سات کا مجھے نہیں پتہ کہ سات کا کیا ہوا۔

جناب چیئرمین ، نہیں، مجھے یہ بتائیں کہ جب ایک انکوائری رپورٹ کسی کو ذمہ دار ٹھہراتی ہے تو پھر قانونی عمل کیا ہونا چاہیئے۔ What happens.

جناب آفتاب احمد شیخ ، میں وہی کہتا ہوں کہ ان کا answer یہ ہونا چاہیئے کہ جہاں بھی صوبائی گورنمنٹ یا سیشن ججز نے انکوائری hold کر کے پولیس کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے تو قانون اپنا course لے گا it will take its own course. ان کا یہ جواب آنا چاہیئے تھا۔

جناب چیئرمین ، چلیں، چوہدری صاحب آپ اس کو examine کرلیں and let thelaw take its own course.

چوہدری شجاعت حسین ، میں نے تو انہیں صرف یہی گزارش کی ہے کہ ذرا تھوڑی

سی تکلیف کریں۔ ایک صفحہ میں دے دیتا ہوں، اس کے اوپر یہ ریفرنس لکھ دیں۔ میں وہاں سے انکوائری کروا کر ہاؤس میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین، آپ دیکھ لیں اگر واقعی کوئی انکوائری رپورٹ آگئی ہے تو پھر examine کرلیں کہ should the law take its own course or not. جی جناب رضا ربانی صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman : Let the Interior Minister examine this issue and then let him come with the response. کیونکہ آج تو ان کو پتہ نہیں ہے اس رپورٹ کا۔ You brought it to the notice of Interior Minister.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Sir, it is printed in the news papers.

جناب چیئرمین، دیکھیں جی آپ نے اخبار پڑھا ہوگا انہوں نے نہیں پڑھا ہوگا۔

میاں رضا ربانی، جناب یہ تو official report ہے۔

Mr. Chairman: I agree with you, but I brought it to the notice of the Interior Minister. Yes Raja Shaib. راجہ صاحب سے پوچھتے ہیں۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق، میں گزارش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جو پوائنٹ سینیٹر آفتاب شیخ صاحب نے اٹھایا ہے وہ ایک اصولی پوائنٹ ہے۔ ان کا allegation تھا کہ دس آدمی گورنر رول کے بعد ایسے مرے ہیں جن کے بارے میں یہ شکایت ہے کہ وہ extra-judicial killings ہیں اور اس بارے میں گورنر نے ایک انکوائری کمیٹی مقرر کی ہے۔ ان کے خیال کے مطابق تین کیسز میں انکوائری مکمل ہو چکی ہے اور اس انکوائری کے result آ چکے ہیں اور وہ آج کے اخبار میں publish ہو چکے ہیں۔ اب انہیں بھی یہ علم ہے کہ جب کوئی انکوائری آرڈر کی جاتی ہے تو

اس کی رپورٹ جس نے انکوائری کمیٹی مقرر کی ہوتی ہے اس کو جاتی ہے ۔ جس نے آڈر کیا اسی کو جاتی ہے۔ اگر انہوں نے یہ آڈر کر دیا ہے کہ واقعی ہم اس کو منظور کرتے ہیں اور اس کے بعد جو مجرم یا گناہ گار پائے جاتے ہیں ان کے خلاف کارروائی ہوگی تو مجھے سمجھ نہیں آتا پھر اس کے بعد مرکزی حکومت سے سوال کرنے کا مقصد کیا ہے۔ اگر آپ صرف یہ reiterate کروانا چاہتے ہیں یا اگر گورنر صاحب نے کہا ہے کہ ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے تو مرکزی حکومت بھی گورنر صاحب کی اس بات سے بالکل متفق ہے کہ جو مجرم پائے جائیں گے ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، جناب! میری عرض اتنی ہے کہ after governor's rule it is entirely your responsibility now.

Mr. Chairman: If it was their responsibility then why did the Governor order inquiry.

اگر ذمہ داری فیڈرل گورنمنٹ کی ہے then why has the Governor ordered inquiry.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Because he is the representative of the Center.

Mr. Chairman : Ok, if he is representative of the Center, he can order the inquiry, can he not implement the inquiry?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : What I want to say is this that he should be aware that there are persons who have been killed, No.1. No.2, the three reports have come that in those three reports the police people have been held guilty and that he thinks we should over-see that action. But the way he has reacted, it is a totally irresponsible reaction.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, even if there is no Governor's Rule, Governor is always the representative of the center.

(مداخلت)

Mr. Chairman: I assume that the Governor being responsible official who has ordered the enquiry will see to it that the enquiry report is implemented.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, no. Therefore, I have quoted Article 149.

Mr. Chairman: But 149 will come into operation if the Governor refuses to implement.

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission is that as a responsible person, his statement should be that yes, if the report is there and if report finds that people have been guilty then we will look into it and we will see.

Mr. Chairman: O.K. Do you look into the matter.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, the question asked to the Interior Minister....

جناب چیئرمین، جناب! looking into it میں کوئی اعتراض ہے آپ کو کہ you will look into the matter.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: He is looking into it. He will certainly look into it.

Mr. Chairman: O.K. He will look into the matter. Raza Rabbani.

Chaudhry Shujaat Hussain: Sir, point of personal explanation.

جناب والا! میں معزز سینیٹر سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میری کون سی بات ناگوار گزری۔ میں صرف اس بات کے متعلق بار بار پوچھ رہا ہوں۔ یہ بتائیں تو سہی کہ میری کون سی بات ناگوار گزری ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میں نے عرض کیا کہ ایسا واقعہ ہوا ہے۔یہ رپورٹ آئی اور میں نے آرٹیکل quote کیا اور میں نے یہ پوچھا کہ کیا آپ اس کو oversee کریں گے؟

جناب چیئرمین: اچھا، رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, my point of order would be different but since this controversy has started I would just add that the reply given just now once again reflects the casual and callous attitude of the Minister in the Senate. The question and particularly......

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں اس point of order پہ بات ضرور کروں گا۔

جناب چیئرمین: آپ اس کے بعد جواب دے دیں۔ ان کی بات سن لیتے ہیں ۔ پھر آپ جواب دے دیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, the point here is and particularly I have a great deal of respect for Raja Sahib but the way Raja Sahib was defending the Governor..., no doubt he is the representative of the Federal Government but under Article 232, under which Emergency has been proclaimed in the province of Sindh, he is now looking after the affairs of the province on behalf of the Federation. In actual facts, the entire control of the province of Sindh is now under thc Federal Government but he is only acting as a delegatee, that is only extent. So if such an important thing as reports of extra-judicial killings having been confirmed by a Governmental enquiry are there then the Federal Government must be aware of those. That is all I want to......

جناب چیئرمین: میری صرف یہ گزارش ہے کہ

has the Governor now said that he is not going to implement it. He has ordered

the enquiry. He has received the report. If, let us say, after receiving a report, he says that I am not going to implement it

پھر تو آپ بات کریں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, the point is not this, the point is this that the Federal Government is in the driving seat viz a viz the province of Sindh and when it is in the driving seat, it must be aware of all the problems and all the situations that are occurring in that province. If the Federal Government is oblivious of such important happening in the province that extra-judicial killings and findings coming thereon, particularly in the light of the Supreme Court judgement then it is a very sad matter.

Now I would like to draw your attention to my own point of order, that is that sir, prior or on the eve of May Day which this Government exhibitting its anti-labour policies and anti-labour stance very conveniently decided to do away with the holiday on May Day. Massive arrest of workers of the Pakistan Peoples' Party was carried out in the city of Lahore where over 500 workers were arrested prior to May Day and in other districts of a division of Punjab, totalling about 2000 workers, who were arrested prior to May Day. In Karachi there were to be a May Day protest rally of the Pakistan Awami Ittehad on the 2nd of May and on the eve again raids were carried out, particularly in Liari, where the rally was to take place. Thorugh you, I wanted to bring this on the record of the House and I would also, I am not seeking any concession or I am not seeking any answer from the Government on this, but I am just bringing the anti democratic and anti Opposition role of the Government on the record and I would again like to bring it on the record that the Pakistan People's Party has faced Martial Law and has faced Zia the dictator but he could not cow down the Party in its struggle for

democratic institutions and for strengthening the democratic process. I would also, at this stage sir, draw your attention that where this Government is busy in crushing the Opposition in this country, be it by way of the Anti-terrorist Amendment Ordinance or by making mid night raids at the residences of political workers. It is totally following a policy which is anti people. Today the statement of the Finance Minister that wheat prices and the prices of petroleum and petroleum related products are going to be increased by 8%, is again going to bring about such an inflation in prices all around that the common man who is already under the yoke of crisis, who is already facing massive retrenchment and it is a matter of record sir, it is most unfortunate that I have to bring this out. But it is a matter of record that where as in UBL, this regime sent home over 6000 workers but in their place a 102 consultants have been appointed. What is the justification? On one side you are depriving people of their livelihood, on the other side you are increasing the price of wheat, which is an essential commodity, you are increasing the price of petroleum and petroleum related products, which is going to have a snow bowling/falling effect on all items and this is 8%, it is no meagre increase. I have the press clipping with me, the statement of the Finance Minister, where he says, we are going to increase it by 8%. And this is when the prices of Oil internationally are already low, they did not pass on the benefit of the low prices to the consumer in Pakistan, but now when they are coming under pressure from the International Agencies to increase the prices, they are willing to do that.

Sir, this is something which I think, the entire Opposition would condemn in the strongest term of the proposed increase in the prices of petroleum related products and wheat by 8%. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you, now any response to this from any member of the treasury benches. Yes Raja Zafar-ul-Haq sahib.

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! سینیٹر رضا ربانی نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر مختلف چیزوں کا ایک پیچ دیا ہے کہ کچھ arrests بھی ہوئی ہیں، کچھ پنجاب میں، کچھ کراچی میں اور لیبر کے بارے میں بھی انہوں نے کہا ہے۔ پھر prices کے بارے میں بھی انہوں نے کہا ہے۔ تو یہ ایک loaded سا سوال ہے۔

سوال یہ ہے کہ پہلے تو یہ ہوتا آیا ہے کہ صرف زبانی مزدوروں کی ہمدردی کا سلسلہ کیا جاتا تھا لیکن جناب وزیر اعظم صاحب نے لیبر کے بارے میں ایک ایسا package دیا ہے جو شاید اس سے پہلے کبھی نہیں دیا گیا۔ آپ اگر اپنی آنکھیں اس لحاظ سے بند کرلیں کہ آپ اپوزیشن میں ہیں تو یہ آپ کو حق پہنچتا ہے، یہ آپ کی مرضی ہے لیکن ان کی ایک ایک ضرورت کو سامنے رکھ کر، ان کے ہر معاملے کو ہمدردی سے دیکھ کر یہ قدم اٹھایا گیا ہے کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر لیبر مطمئن نہیں ہو گی تو ملک میں کوئی economic activity نہیں ہو سکتی، کوئی انڈسٹری نہیں لگ سکتی، کوئی investment نہیں ہو سکتی۔ لہذا اس چیز کو سامنے رکھ کر ایک اتنا بڑا package لیبر کے لیے دیا گیا ہے ۔ باقی چھوٹی موٹی چیزیں تو اخبار کے چوتھے پانچویں صفحے کے اندر بھی پڑھی جاسکتی ہیں ۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ اپوزیشن کے ہر سینیٹر نے وہ package بھی پڑھا ہو گا۔ یہ الگ بات ہے کہ اگر ان کا دل اس کو قبول نہیں کرتا، اس کی fairness کو وہ appreciate نہیں کرسکتے تو وہ ان کی اپنی مرضی ہے۔

جہاں تک arrests کا تعلق ہے ، اس میں کوئی شک نہیں کہ جب سے Leader of the Opposition کے بارے میں ہائی کورٹ یا احتساب بنچ کا فیصلہ آیا ہے ، اس وقت سے کچھ commotion پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس سلسلے میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ law and order کو maintain کرے۔ میں آپ کے ذریعے یہ یقین دلاتا ہوں کہ کسی پرامن ، بے گناہ شہری کے بارے میں حکومت کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی لیکن یہ ضرور ہے کہ جو لوگ قانون کو تہ و بالا کرنا چاہیں یا ملک میں فساد پیدا کرنا چاہیں تو حکومت کو pre-emptive action لینا پڑتا ہے خواہ ایک حکومت ہو یا دوسری حکومت ہو۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفرالحق : جب ہمیں اٹھایا جاتا تھا، ہمیں جیل میں رکھا جاتا تھا۔ خواتین کو یہاں سے ٹرکوں پر بٹھا کر بہاولپور لے جایا جاتا تھا، ہم اس وقت اس بات پر protest کرتے تھے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفرالحق : میں پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں جیل میں رہا ہوں جناب قبلہ شاہ صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی : آپ نے کوئی غلط کام کیے ہونگے۔

راجہ محمد ظفرالحق : جب یہ arrest کریں تو لوگوں نے غلط کام کیے ہوتے ہیں۔ کم ازکم ساٹھ ستر ہزار آدمی جیلوں میں تھے اور جیلوں میں گنجائش باقی نہیں رہی تھی اور پھر آپ کی گورنمنٹ چلی گئی تھی۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم وہ تاریخ کبھی نہیں دہرائیں گے جو پیپلز پارٹی کی ہے کیونکہ یہ ملک کے لیے اچھا نہیں لیکن ایک بات ضرور ہے کہ جو لوگ شر پیدا کرنا چاہیں گے حکومت ان کو اس بات کی اجازت نہیں دے گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ میرا خیال ہے Let me make one thing clear. Point of Order will only be allowed after Maghrib prayers and after that there will be no point of order. زاہد خان صاحب! آپ کا point of order ہو چکا۔ دو دو نہیں ہوتے ایک دن میں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جالب صاحب! آپ کا گوادر کا مسئلہ آ رہا ہے۔ اچھا چلیں پہلے رضا ربانی صاحب کو بول لینے دیں۔

Mian Raza Rabbani : Point of explanation. Sir, my point of explanation is just to this effect that the figures of sixty to seventy thousand PML(N) workers had been arrested that Raja Sahib has quoted during our period is totally false and incorrect.

جناب! جو اعداد راجہ صاحب کے ذہن میں اٹکے ہوئے ہیں sixty to seventy thousand وہ ان کو اپنا دور یاد ہے جب وہ Information Minister تھے، ضیاء الحق کے دور میں sixty to seventy thousand workers of the Peoples Party were arrested and were whipped and lashed in those days. وہ figure ان کے ذہن میں اٹکی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: نسرین جلیل صاحبہ۔ خاتون ہیں ان کو ذرا موقع دے دیں۔ فرمائیے محترمہ نسرین جلیل صاحبہ۔

محترمہ نسرین جلیل: ابھی راجہ صاحب نے جو بات کی کہ ان کی حکومت کچھ بہتر ہے پیپلز پارٹی کی حکومت سے تو یہ ان کی خام خیالی ہے کیونکہ ہم تو directly بھگت رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کے خیال میں کونسی بہتر ہے۔

محترمہ نسرین جلیل: چیئرمین صاحب! کوئی بہتر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تو دونوں کا تجربہ کر چکی ہیں، کونسی آپ کو بہتر لگی۔

محترمہ نسرین جلیل: چیئرمین صاحب! اصل میں

I wanted to come back to the point of extra judicial killings. I wanted to raise this point that 10 names had been given to the Interior Ministry as well as the Law Ministry.....

(اس موقع پر ایوان میں آذان کی آواز سنائی دی اور اجلاس برائے نماز مغرب ملتوی کر دیا گیا)

(بعد از نماز مغرب زیر صدارت جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب محمد اکرم ذکی، اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔)

Mr. Presiding Officer: It was agreed that we would start with the formal proceedings according to the agenda , and I don't see Mr. Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone, who is supposed to present his motions.

Mr. Habib Jalib Baloch: If Mr. Lone is not present then kindly

take the resolutions, specially the resolution of Gawadar Seaport.

Mr. Presiding Officer: Yes, it was agreed that first we will go through the formal portions from 1 to 11 and then come to item No. 16. And since ....

Mian Raza Rabbani: Sir, kindly see that not a single Minister is sitting here.

Mr. Presiding Officer: I think, we should find out.

Mian Raza Rabbani: Sir, adjourn the House for five minutes and get the Ministers in the House. I mean Members are here to do the business

لیکن وزراء ہی نہیں ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Certainly, I think the Ministers will be coming, this is the formal portion of the agenda, we can go through it. Then the Ministers will be coming, there is at least one Minister. So, we go to item No. 2 of the agenda.

(pause)

Motion under Rule 71

Mr. Sajid Mir: It is moved that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Bill to prohibit the expressing of matters on the walls in the country [The Prohibition of Expressing Matters on Walls Bill, 1996] be condoned till today.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate,

1988, the delay in the presentation of the report of the Standing Committee on the Bill to prohibit the expressing of matters on the walls in the country [The Prohibition of Expressing Matters on Walls Bill, 1996] be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: And now we move to item No. 3.

Mr. Sajid Mir: Sir, I present the report of the Standing Committee on the Bill to prohibit the expressing of matters on the walls in the country [The Prohibition of Expressing Matters on Walls Bill, 1996.]

Mr. Presiding Officer: The report of the Standing Committee on the Bill to prohibit the expressing of matters on the walls in the country [The Prohibition of Expressing Matters on Walls Bill, 1996] stands presented. Now, we move to item No. 4.

Mr. Sajid Mir: Sir, I move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898, [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994)] be condoned till today.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898, [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994)] be condoned till today.

(The motion was careied)

Mr. Presiding Officer: Now, item No. 5

Mr. Sajid Mir: I have the honour to present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994].

Mr. Presiding Officer: The report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994] stands presented.

Mr. Presiding Officer: Item No. 6, Mr. M. Zafar.

Mr. M Zafar: Sir, I seek permission to introduce the bill further to amend the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975, [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1999].

Mr. Presiding Officer: I think, the Honourable Minister has already stated that he does not oppose the bill and therefore, it stands introduced and referred to the Standing Committee .

Mr. M. Zafar: Thank you sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. It was agreed that after this formal proceedings, we will take up resolution on agenda under Item No. 16 and I give the floor to Senator Habib Jalib Baloch.

DISCUSSION ON RESOLUTION RE: GAWADAR DEEP SEA PORT AND RELATED INFRASTRUCTURE.

جناب حبیب جالب بلوچ - شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آج کی قرارداد بعنوان "یہ ایوان ، سینٹ سفارش کرتا ہے کہ گوادر Deep Sea Port Project اور اس کے structure کی تعمیر جلد شروع کی جائے" - جناب ! یہ بہت اہمیت کا حامل ہے - سینٹ اس عظیم قومی ، عالمی

منصوبے کو، Planning Division, بیوروکریسی کے سرخ فیتوں اور سیاسی طور پر ناعاقبت اندیش ترجیحات کی تاریخی الماری میں پڑی فائل پر سینٹ اور قومی اسمبلی کی Standing Committees کے فیصلوں اور سفارشات کی روشنی میں search light ڈال کر اس کی اہمیت کے پیش نظر اس پر قرار داد پاس کرنے کی شکل میں اسے اجاگر کرے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس عظیم منصوبے کی تفصیلات جاننے کے بعد پارلیمنٹ کے ارکان اس کی تعمیر میں ساری رکاوٹوں کو ختم کرنے اور اس کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنے پر بھرپور انداز میں زور دیں گے چاہے اس کا تعلق کسی بھی پارٹی اور کسی بھی مکتب فکر سے ہو۔ گوادر Deep Sea Port کے عظیم پروجیکٹ کی حکومت پاکستان نے کب منظوری دی؟ اس کی feasibility report اور پی سی۔1 میں کن کن مشہور اور معروف فرموں کا ہاتھ ہے؟ اس منصوبے کے فیز۔1 اور فیز۔II کی کیا تفصیلات ہیں؟ اس کی سرمایہ کاری کے امکانات اور مضمرات کیا ہو سکتے ہیں۔ اس کے فیز۔1 کے لئے tender کب طلب کیے گئے تھے؟ گوادر Deep Sea Port سے علاقے، ملک اور بلوچستان کی معاشی اور معاشرتی ترقی میں کس حد تک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ اس منصوبے کی IRR یعنی internal return rate کیا ہے؟ اقتصادی اور تجارتی لحاظ سے یہ کتنا منافع بخش پراجیکٹ ہو گا؟ اس پراجیکٹ کی اصل اہمیت اور مقاصد کیا ہو سکتے ہیں؟ Planning and Development Standing Committee کی سفارشات اس ضمن میں کیا ہیں؟ سینٹ قرارداد کی منظوری کن سفارشات کی بنیاد پر کرتی ہے؟ جناب چیئرمین اور معزز اراکین سینٹ! 30 اکتوبر، 1995 کو مرکزی کابینہ کے فیصلے کی رو سے گوادر Implementation Committee نے اس کا پی سی۔1 تیار کیا، جس کی اصولی طور پر کابینہ نے یکم نومبر، 1995 کو باقاعدہ منظوری دی جس کی روشنی میں KPT,PSO, Fauji Foundation, State Life Insurance, EOBI and OGDC, Gawadar Deep water Sea Port کی تعمیر میں ابتدائی مالی مدد کریں گے۔ KPT نے 1000 ملین روپے دیئے، باقی حکومتی اداروں نے اب تک اپنا حصہ ادا نہیں کیا، جو ایک المیہ سے کم نہیں۔

نمبر II۔ بلوچستان کی حکومت 18000 ہیکٹر زمین مفت فراہم کرے گی۔ جسے ایسا کرنے کے لئے KPT کا لیٹر نمبر P&D- 386/95 باقاعدہ لکھا گیا، جس میں 110 ہیکٹر زمین Phase-1 and II کے ڈھانچے کے لئے رکھی گئی اور 4047 ہیکٹر انڈسٹریل زون کے لئے رکھی گئی۔ 6475 ہیکٹر پورٹ کی دیگر facilities کے لئے رکھی گئی۔ 6000 ہیکٹر آئندہ صنعتی زون کے لئے اور 1500

ہیکٹر EPZ یعنی Export Processing Zone اور دیگر net work port approaches کے لئے رکھی گئی - جناب چیئرمین ! گوادر Deep Seaport کی feasibility report نمبر 1 ، 1993 میں The Port Techno Economics Study نے مکمل کی - 1994 میں Ministry of Communications کی جانب سے Techno Consultants نے study کی اور بلوچستان کوسٹ پر گوادر پورٹ کے لئے ایڈمرل اکبر کی رپورٹ شائع کی جس میں کہا گیا

"The intermediate port has a financial rate of return of 7.8 % while the Deep Water Sea Port has an IRR of 21% which demonstrates that the project is viable. If revenues were reduced by 20% below those forecast, it would still have viable IRR 18% which means the project would be of considerable benefit to the Pakistan's economy. It is technically feasible to build a port in Gawadar. East bay and the project could be built entirely in the private sector".

یہ رپورٹ ان تمام مفروضوں، رپورٹس اور خبروں کی نفی کرنے کے لئے کافی ہے جنہیں planning کے نوکر شاہانہ ' مافیا ' ایک قوم کی بالا دستی کے فلسفہ پر عمل پیرا ' بے بہرہ سیاسی eliteاور region میں سمندری تجارت اور shipping سے نا واقف و گریزاں economic elite اپنی ترجیحات کے بل پر مجموعی لحاظ سے اس ملک بالخصوص بلوچستان کو پسماندہ رکھنے کی غرض سے شائع کرواتے رہے ہیں کہ Gawadar Deep Sea Port اقتصادی لحاظ سے feasible اور viable نہیں - میں نے ایڈمرل اکبر کی یہ رپورٹ اس لئے پڑھی تاکہ اس سے اندازہ ہو جائے کہ یہ economically feasibleہے اور اخبارات میں اس مسئلے کو کیوں زیادہ اچھالا گیا ہے کہ Gawadar Deep Sea Port چونکہ feasible نہیں ہے ' لہٰذا اس کو launch نہ کیا جائے۔

نمبر III - 1996 ، میں Post Ford Duvivier - Gifford and Partners and Techno Consult نامی مشہور فرم نے Gawadar Sea Port, Phase-I کی ابتدائی study مکمل کی نیز فیز 1 کے Civil Works اور Channel Port کی تعمیر کے لئے International Harbour Construction firm کی جانب سے 60 سے 360 million dollars کے ٹینڈرز 6 اکتوبر' 1996، کو موصول ہوئے جس میں انہوں نے حکومت پاکستان سے duties اور ٹیکس چھوٹ کی گارنٹی چاہی' یعنی fiscal facility چاہی۔ PC-I (revised) جوکہ بالا بولیوں (bidding) کی بنیاد

پر بنایا گیا اور CDWP نے 5 جون 1998ء کو اس پر غور کیا اور اس project کو ECNEC کی منظوری کے لئے بھیجا گیا۔

جناب چیئرمین! Standing Committees کے فیصلے اور ECNEC اور Planning Divison کی بے جا ہٹ دھرمی اگر ملاحظہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر ہوگا۔

(A) قومی اسمبلی کی کمیونیکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کا 16 اپریل 1998ء کو گوادر میں اجلاس ہوا جس میں درج ذیل فیصلے کئے گئے۔

(1) اس project کی کامیابی کا دارومدار وفاقی حکومت کی جانب سے foreign currency loan گارنٹی، ٹیکسوں میں چھوٹ اور infrastructure کے ذریعے ممکن ہے۔

(2) گوادر پورٹ اتھارٹی کا قیام، تعمیر، نظم ونسق وغیرہ کو چلا سکے۔

(B) Assurance and Less Developed Area کی Standing Committees, یہ دو Standing Committees ہیں ' Public Assurance Committee and Less Developed Areas Standing Committee کی میٹنگ میں بھی اس بات پر زور دیا گیا کہ Gawadar Deep Sea Port کو تعمیر کیا جائے۔ یہ میٹنگ 15جون ' 1998ء کو ہوئی تھی۔

(C) Planning and Development Standing Committee کا میں خود چیئرمین ہوں ' بارہا ہم نے اپنے اجلاس میں Gawadar Deep Sea Port اور ان social and physical infrastructure کی recommendation کی بلکہ اس کے لئے ہم نے sub committee بنائی اور منسٹر صاحب نے بھی شرکت کی۔ ان کے علاوہ گوہر ایوب خان صاحب نے بھی شرکت کی۔ شروع کے اجلاسوں میں Special Industrial Zones, Mirani, Hangool اور دیگر ڈیموں کی تعمیر، ساحلی روڈ گوادر، تربت، کوئٹہ، نوشکی، تفتان روڈ کی تعمیر، پسنی سے گوادر transmission کی تکمیل کے ساتھ ساتھ Gawadar Deep Sea Port کی تعمیر پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا گیا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پارلیمنٹ کی Standing Committee کے فیصلوں اور عوام کے مطالبات ' وزیر اعظم پاکستان نواز شریف کے اعلانات کے باوجود بلوچستان کی اقتصادی ضرورت کی اہمیت ' Planning Division and Finance Division نے تسلیم نہیں کی یعنی کوئی response نہیں دیا گیا۔ خصوصاً ECNEC اور Planning Division اکثر اوقات روڑے اٹکانے کا سبب بنتے ہیں جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ 17 اکتوبر 1997ء کو Ministry of

Communications کی meeting کی روشنی میں جب NHA نے گوادر رتو ڈیرو روڈ کی DOT basis پر اور گوادر پورٹ فیز 1 کی finance-cum-construction بنیادوں پر tender طلب کئے ' اس کا منسٹر صاحب کو علم ہے جو کہ 4 اکتوبر 1998 ، تک موصول ہونے تھے ' تو Ministry of Finance نے یہ objection لگا دیا کہ جب تک رپورٹ کی PC-I, ECNEC سے منظور نہیں ہوتا تب تک tender طلب نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ صرف اور صرف پرائیوٹ سیکٹر کی بنیاد پر اور اس کے لئے Internationally بہت سے ایسے ادارے ہیں جنہوں نے offers دی ہیں اخبارات تک میں آگیا اور Ministries کے ساتھ ان کی meetings تک ہو چکی ہیں کہ وہ ہم خود تعمیر کریں گے۔ خود ہمارے اہم ادارے جن میں K.P.T ہے' جن میں O.G.D.C ہے' جن میں دوسرے ادارے ہیں' وہ finance کرنا چاہتے ہیں ابتدائی کام کے لئے ۔ Finance Minister کی بھونڈی دلیل کا مقصد یہی تھا کہ Port کے infrastructure میں اگر کوئی پیش رفت BOT کی بنیاد پر ہو تو اسے بھی التواء میں ڈال دیا جائے۔ اسی طرح میرانی ڈیم اور انگول ڈیم کی تعمیر اور Pasni to Gawadar transmission lines کی ترسیل کیلئے وزراء نے بارہا اس ہاؤس میں اور قومی اسمبلی میں یقین دہانیاں کروائیں اور سینیٹ کی Standing Committee for Water and Powers میں بھی جس کا میں بذات خود ممبر ہوں' ایجنڈے پر اس مسئلے کو لایا گیا کہ میرانی ڈیم' انگول ڈیم' بھاشا ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ دیا جائے کیونکہ کالا باغ ڈیم کے مقابلے میں ہم نے کہا یہ ڈیم جو غیر متنازعہ ہیں ان کو تعمیر کیا جائے' یہ ہم نے فیصلے میں کہا ۔ مگر چیئرمین واپڈا کا مکران سیلاب سے قبل کہنا یہ تھا کہ بلوچستان میں پانی ہی نہیں ہے ۔ جناب چیئرمین! آپ کو پتہ ہے کہ یہ عظیم منصوبہ جو 800 billion dollars سے تعمیر ہوگا اس کو پانی جب تک نہیں ملے گا اور electrification اس کو نہیں دی جائے گی یہ نہیں چلے گا ۔اور یہ واحد میرانی ڈیم ہی ہے جو provide کرسکتا ہے۔ 1952 میں میرانی ڈیم دو کروڑ روپے میں بنتا تھا ۔دوکروڑ اس کا تخمینہ لگایا گیا اور اب اس کے لئے 7 ارب روپے درکار ہیں۔ اگر اب بھی ہم نے late کیا تو مزید گوادر ڈسٹرکٹ کیلئے پانی نہیں ہے۔ انگول پورے کراچی کو پانی فراہم کریگا آئندہ ۔ تو اسی لئے ہم نے یہ فیصلے کئے کہ بھاشا ڈیم' گج ڈیم اور ان ڈیموں کی تعمیر ہو تاکہ اس سے ہمیں فائدہ ملے تو اس لئے یہ تعمیر نہیں ہوسکتے ۔ چیئرمین واپڈا کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں پانی نہیں ہے ۔ لیکن جب سیلاب آیا تو تین کالا

باغ جتنا پانی بہا کہ جس کا اندازہ نہیں ۔ پھر جب ہم نے اجلاس طلب کیا تو چیئرمین نے کہا کہ مجھ سے پہلے غلطی ہو گئی تھی کہ بلوچستان میں پانی نہیں ہے ۔میرے خیال میں چیئرمین واپڈا نے ہماری بات نہیں سنی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری بات بہت سن لی اور انہوں نے سیلاب دیا گو کہ ہمیں اس سے کافی نقصان بھی ہوا لیکن فائدہ یہ ہوا کہ یہ ثابت ہو گیا کہ بلوچستان میں بھی پانی ہے

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چلیں جی جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب تب یہ بہانہ کیا گیا کہ اب اس کی تازہ environmental study ضروری ہے۔ جب یہ ثابت ہوا کہ پانی بھی زیادہ ہے، سب کچھ ہوگا تو انہوں نے کہا environmental study ہو۔ گوہر ایوب صاحب نے NESPAK کو ہدایات بھی جاری کر دیں کہ آپ جائیں۔ Government of Balochistan نے ہمیں یقین دہانی کرائی کہ ہم Environmental Study کے لئے پیسے دینے اور تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن P&D نے ہماری سفارشات کو پس پشت ڈال دیا اور بڑے ماہرین ہمارے اجلاس کو 15 فروری سے اب تک ملتوی کرتے آ رہے ہیں۔ کبھی ایک بہانہ ہوتا ہے، کبھی دوسرا بہانہ۔ حالانکہ میں اس floor پر کہنا چاہتا ہوں اور Minister for Communications موجود ہیں، نادر پرویز صاحب نے خود کہا ہے مجھے کہ میں شرکت کے لئے تیار ہوں ۔ اور ہمارے گوہر ایوب صاحب نے کہا کہ آپ فوراً میٹنگ رکھوا لیں، میں شرکت کے لئے تیار ہوں، میں ذاتی دلچسپی رکھتا ہوں اور اس کے علاوہ احسن اقبال نے کہا کہ میں شرکت کے لئے تیار ہوں لیکن بیوروکریسی جو ہے، P&D جو ہے وہ hanky panky سے کام لے رہی ہے جس کی وجہ سے 15 فروری سے ابھی تک اجلاس نہیں ہوا جب کہ سینیٹ میں ریکارڈ پر ہے کہ ہم نے چھ مرتبہ notices جاری کئے تھے۔ Planning and Development کی Senate Standing Committee کے فیصلے درج ذیل ہیں۔ امید ہے کہ پورے سینیٹ میں ان کی پذیرائی ہو گی اور اس قرار داد کو پاس کیا جائے گا۔

نمبر 1 ۔ Minister for WAPDA میرانی ڈیم کی Environmental study کے فوری احکامات جاری کرے جو کہ ڈیم کی تعمیر میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے ۔ حکومت پاکستان گوادر Deep

Water Sea Port کی جلد تعمیر میں دلچسپی لے جو کہ نہ صرف اقتصادی لحاظ سے موزوں ہے بلکہ حکمت عملی، سمندری تجارت اور Security point of view سے بھی اہم ہے - Containment policy بہت اہم ہے۔ جتنی بھی International wars ہوئی ہیں ' containment policy کا ان میں بہت اہم کردار رہا ہے۔ بہت سے ملکی ماہرین کو اچھی طرح علم ہے کہ ہمارے پاس صرف ایک پورٹ قاسم ہے اور کراچی پورٹ ہے ۔ اور اس کو containment policy کے تحت اگر کہیں بلاک کیا جائے تو alternative port ہمارے پاس کہیں بھی نہیں ہوگی۔ لہذا گوادر دور بھی ہے اور alternative بھی ہے - Security point of view سے بھی حکومت foreign currency loans میں sovereign guarantee دے - دیگر tax holiday اور سرمایہ کاری کو دیگر سہولت بہم پہنچائے تاکہ گوادر پورٹ کی تعمیر میں سرمایہ کاروں کی دلچسپی ہو۔ حکومت گوادر پورٹ اتھارٹی کا فوری طور پر اعلان کرے۔ واپڈا ' میرانی ڈیم سے گوادر پورٹ ایک ملین گیلن روزانہ اور پسنی پاور پراجیکٹ سے دس میگاواٹ بجلی کی ترسیل کو یقینی بنانے کے لئے ان منصوبوں کی تکمیل کرے۔ حکومت بلوچستان اٹھارہ ہزار ہیکڑ زمین مختص کرے جنہیں ہم نے چٹھی بھی لکھی ہے اور انہوں نے حامی بھر لی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں صرف عندیہ ملے ۔ انہوں نے اٹھارہ ہزار ہیکٹر یعنی چوبیس ہزار ایکڑ بنتے ہیں ' اس کو ECNEC میں پیش کرنے کے فیصلے بھی کئے ہیں۔ حکومت بلوچستان کو بھی اس ضمن میں لیٹر بھیجا گیا ہے۔

نواز شریف نے اپنے حالیہ دورہ گوادر کے دوران جو پورٹ اتھارٹی کا اعلان کیا تھا ' اس پر جناب چیئرمین ! ابھی تک عملدر آمد نہیں ہوا ہے - یہ پچھلے سال کی بات ہے۔

گوادر پورٹ کی لاگت اور phase-1 اور phase -II کا تخمینہ میں مختصراً بیان کر رہا ہوں ۔ گوادر پورٹ جسے بلوچستان کمرشل پورٹ کمپلیکس کہا جاتا ہے ' اس کا موجودہ PC-I میں لاگت کا تخمینہ بتایا گیا ہے اور اسے ECNEC کی منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے اور یہ تقریباً دو سو پچاس ملین ڈالر کے برابر ہے ۔ اس میں general cargo, multiple works, کشتیوں کے لئے پچاس ہزار DWT تک گنجائش ہے یعنی پانچ کلو میٹر رسائی چینل ہو گا ' open storage area ہو گا ' cargo handling سازو سامان بشمول کشتی ' موبائل کرین ' four top lifter tractor trollers ہوں گے۔ چھ سو میٹر apron اور transit front اور دو پچاس میٹر back up area ہو گا - Desalinization plant, water supply, بجلی کی تقسیم اور standby

workshop , GT ، ریڈار سسٹم Navigation, بھی اس میں شامل ہو گا ۔ power generation
service, pilot boot, survey boots,

launchers and dumps وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں ۔

جبکہ phase-II جس پر تقریباً چھ سو ملین ڈالر کے قریب لاگت آئے گی یہ BOO اور BOT یعنی تعمیر ، operate, transfer بنیادوں پر کوریا ، سعودی عرب اور دیگر international consortium بنانے کے لئے تیار ہیں جس میں container terminal تین سو میٹر ہو گا جس پر سو ملین ڈالر خرچ آئے گا ۔ Dry Bulk Cargo تین سو میٹر کا ہے جس پر 35 ملین ڈالر خرچ آئے گا ۔ گرین ٹرمینل برتھ تین سو میٹر کا ہے جس پر چالیس ملین ڈالر خرچ آئے گا ۔ 24.26 ملین ڈالر ایک برتھ پر ہو گا ۔ جنرل کارگو پر 26 ملین ڈالر خرچہ آئے گا ۔ Future expansion بھی اس میں ہے ۔ جناب ! container کے لئے 2 berths تین سو میٹر کی ہیں جن پر 125 ملین ڈالر خرچ آئے گا ۔ اس کے علاوہ ترقیاتی زون اس میں plan کیا گیا ہے ۔ IPZ یعنی انڈسٹریل پراسسنگ زون چار ہزار ایکڑ سے زیادہ پر مشتمل ہو گا اور گوادر شہر سے 12.5 کلو میٹر شمال کی جانب ہو گا ۔ All storage yard ہو گا اور ریذائنری ہزار ایکڑ زمین پر مشتمل ہو گی اور گوادر سے شمال میں مشرقی ساحل "ب" پر واقع ہو گی ۔ Additional oil storage, warehouses, bonded سہولت کے لئے چھ ہزار پانچ سو ایکڑ پر مشتمل ہو گا ۔ EPZ یعنی Export Processing Zone سو ایکڑ پر ہو گا جس پر سب سے اہم vehicle assembling plant, Gulf اور وسط ایشیا کے ممالک کے لئے ہو گا۔

جناب چیئرمین ! میں یہاں وضاحت کرتا جاؤں کہ vehicle assembling plant جو ہے ---- اس پوری belt میں ، گلف ہمیشہ tension کا ایریا رہا ہے ، ہمیشہ دیکھیں گلف میں tension رہتی ہے اور اس میں دبئی اور شارجہ کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ Port-Assemble کے لئے گوادر پورٹ سب سے important ہے۔ گوادر پورٹ بے معنی ہو کر رہ جائے گی اگر اس کے دیگر انفراسٹرکچر کا کام ساتھ ساتھ شروع نہ کیا جائے۔ جس میں تربیت گاہیں ، KTC مراکز اور میرین کالج کا قیام بھی شامل ہے۔ ہم ہمیشہ پراجیکٹس بناتے ہیں لیکن اس کے ساتھ سوشل انفراسٹرکچر کی development کے لئے پراجیکٹس نہیں دیتے جس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس لیبر فورس نہیں ہے۔ ہم باہر سے منگوا رہے ہیں۔ مشکلات آجاتی ہیں۔ چنانچہ ابھی

سے اس کے لئے مراکز قائم کئے جاسکتے ہیں۔

نمبر-۲ ' Road link گوادر ' تربت' پنجگور' خاران ' نوشکی اور تفتان یہ ایک link ہے جس سے ۱۰۹۰ کلو میٹر کے مقابلے میں ۷۵۰ کلو میٹر اس میں کمی آ جائے گی۔ اب جبکہ ہم نے ترکمانستان کے ساتھ گیس کے معاہدے کئے ہیں تو یہ roads ویسے بھی آپ کو تعمیر کرنی ہوں گی۔ یہ آپ کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوں گی۔ گوادر رتو ڈیرو روڈ ۹۵۰ کلو میٹر BOT بنیادوں پر بنے گی۔ اسی طرح ساحلی سڑک گوادر ارمارا تا کراچی ٹوٹل ۷۸۰ کلو میٹر ہے' جس کے لئے حال ہی میں ہمارے منسٹرز صاحبان نے دورے بھی کئے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے خود چل کر دیکھا بھی ہے کہ یہ ہر لحاظ سے بہت ضروری ہے۔ میرانی ڈیم کی تعمیر' پسنی تا گوادر transmission line, بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے وزارت مواصلات نے حکومت کو سہولتیں دینے کی کافی تجاویز بھیجی ہیں بلکہ وزارت مواصلات نے بہت کام بھی کیا ہے۔ میں ان کا کتابچہ بھی آپ کو دکھانے کے لئے تیار ہوں کہ انہوں نے اپنے طور پر بہت کام کیا ہے لیکن فنانس منسٹر کوئی اور بیٹھا ہے۔ وہاں سے وہ ملنے والے نہیں ہیں تو یہ مسئلہ ہے۔ انہوں نے خود کافی کام کیا ہے۔ چونکہ حکومت پاکستان نے پرائیویٹائزیشن میں بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے درجنوں سہولتیں دی ہیں۔ اگر ان کا باقاعدہ حکومت پاکستان کی جانب سے اعلان کیا جائے اور کئی کمپنیاں اس کی تعمیر میں BOO یا BOT کی بنیادوں پر آ جائیں' جن میں کچھ ترغیبات' binding labour laws, انفارمیشن سہولتیں' لیز کی مدت میں اضافہ وغیرہ شامل ہیں' جو نہایت ضروری ہیں۔

اس کے لئے بھی ضروری ہے' نمبر ۱' کہ اس تمام process میں بلوچستان کی حکومت کو براہ راست شامل کیا جائے۔ نمبر ۲' گوادر میں تربیتی مراکز اور میرین کالج کو ابھی سے شروع کر دیا جائے تاکہ مقامی لوگ ۷۰ فیصد لیبر فورس پورٹ کے لئے ابھی سے مہیا کرنے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ نمبر ۳' فیز ون کی تعمیر کے لئے دیگر حکومتی اداروں کی' واپڈا' فوجی فاؤنڈیشن' OGDC, EOBI, سٹیٹ لائف اپنا حصہ ادا کریں۔ نمبر ۴' IRR کو کم کرنے کے لئے ایران سے سیمنٹ اور سٹیل کم قیمت پر لینے کا معاہدہ ہو اور فوری بجلی بھی وہاں سے لی جا سکتی ہے جو انتہائی کم قیمت پر ہوگی۔ تیل بھی لیا جا سکتا ہے جو وہاں پر ۳ روپے لیٹر ہے اور یہاں آ کر ۲۴ روپے لیٹر پیٹرول پمپ والے فروخت کرتے ہیں۔ وہاں سے نزدیک بھی ہے جن سے خریدا جا سکتا ہے۔ کیمپ پلاننگ ابھی سے کی جائے۔ پسنی ٹرانسمیشن لائن اور میرانی ڈیم کی تعمیر

فوری شروع کروائی جائے۔ بلوچستان بالخصوص مکران ڈویژن کے لوگوں کو ترغیبات دی جائیں۔ اسی طرح پاکستان کی دیگر لیبر فورس کو بھی اس میں اہمیت دی جائے۔

جناب چیئرمین! اب میں آ رہا ہوں گوادر پورٹ کی جیو پولیٹیکل اور جیو اکنامک اہمیت پر جو میرے اس thesis کے علاوہ ہیں۔ یہ ماہرین کے thesis ہیں جسے میں بیان کر رہا ہوں۔ حکومت پاکستان نے گوادر پورٹ کی تعمیر کی اجازت دی ہے جوکہ آبنائے ہرمز کے مشرق میں 390 nautical miles اور کراچی کے مغرب میں 234 nautical mile کے فاصلے پر واقع ہے۔ سوویت یونین کے انحطاط ' گلف میں permanent tension اور land locked ممالک کی ضروریات ' پاک اکانومی اور merchandise shipping کے حوالے سے ٹاسک فورس کی سفارشات کی بدولت بلوچستان کے ساحل بالخصوص گوادر کی پورٹ اور shipping کے حوالے سے اس کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ Merchant shipping کے حوالے سے آپ حیران ہوں گے کہ ہماری shipping ۴۷ سے کم ہوکر صرف ۲۴ تک رہ گئی ہے ۔ جس کی وجہ سے ہم merchandise shipping میں تباہ ہو گئے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر shipping کے جو بڑے بڑے مافیا ہیں جب ہم باہر سے مال منگواتے ہیں تو ہم مجبوراً بہت زیادہ زرمبادلہ اس کی ادائیگی میں دیتے ہیں۔ اگر ہم اپنے merchandise shipping کو اس پورے خطے میں develop کریں تو ہم even پورے خلیج کو بھی cover کر لیں گے اور امریکہ اور دیگر ممالک جیسے جاپان ہے وہاں سے بھی بہت سا مال اپنی shipping کے ذریعے لاسکتے ہیں جس سے بہت زیادہ زر مبادلہ بچایا جاسکتا ہے۔ یہ اس طرح کی پہلی رپورٹ ہے جو پاکستان کی economy کے لئے اور ہمارے لئے بہت ضروری ہے اسی لئے میں ذرا آپ سے وقت چاہ رہا ہوں۔

پورٹ کی تعمیر کے حوالے سے گوادر اس لئے اہم ہے کہ یہ Monsoon کی ہواؤں کی زد میں نہیں۔ Tidle range دو میٹر ہے جو کہ 0.7 naught سے بڑھتی نہیں۔ یعنی جغرافیائی لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ آبادی تین لاکھ ہے۔ سب ماہی گیری کے پیشے سے منسلک ہیں' یہ ایک دلچسپ بات ہے۔ یعنی اس وقت ایک لاکھ پچھتر ہزار (175,000) خاندان یا ان کی labour force ماہی گیری سے منسلک ہے جو اس وقت کام کر رہے ہیں۔ 35,000 کے قریب لانچیں اس وقت کام میں لگی ہوئی ہیں وہاں کے مقامی لوگوں کی۔ Marine College اور پورٹ تربیتی مراکز کے لئے افرادی potential موجود ہے۔ چونکہ بیروزگاری ویسے ہی ملک میں بہت بڑھی ہوئی ہے اور

خصوصاً مکران میں بیروزگاری بہت ہے اور اسی طرح بلوچستان میں بہت ہے تو labour force کے لئے کافی material ground یعنی rich version soil ہے۔ Gawadar Deep Sea Port کی اہمیت درج ذیل حوالوں سے بڑھ جاتی ہے۔

نمبر1، کراچی اور پورٹ قاسم پر rush, congestion کم ہوجائے گی اور پاکستان کی نعم البدل پورٹ کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

نمبر 2، گوادر پورٹ، transit port کے طور پر کام کرے گی اور اسی لئے پاکستان کی معیشت پر cost of delay لاگو نہیں ہوگا۔

نمبر 3، آبنائے ہرمز اور گلف کے دہانے پر port ware housing یعنی maritime rescue point, اور trans-shipment industrial port of salvage refuge centre یعنی یہ leasing centre for container کا میں کہوں کہ یہ container leasing point ہوگا۔ میں آپ کو بتاؤں کہ بہت سا مال بہت سے ممالک کے لئے containers میں دبئی یا شارجہ میں رکھا جائے تو اس کے لئے بہت سا پیسہ لوگ pay کرتے ہیں۔ اگر یہ سارا سلسلہ آپ کے ہاں ہوجائے تو یہ آپ کے کھاتے میں جائے گا اور حکومت بلوچستان کو اس سے فائدہ ہوگا اور وفاقی حکومت کو اس سے خصوصاً فائدہ ہوگا۔ میں خصوصاً کا لفظ اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ ان کے کان بہتر طریقے سے کھڑے ہوجائیں۔

اسی طرح free trading area ہوگا، oil storages اس میں ہوں گے۔ اب میں oil storages اس لئے کہہ رہا ہوں جناب چیئرمین! کہ oil کی قیمتیں روزانہ بڑھ رہی ہیں۔ ہمارے پاس alternative storage نہیں ہیں اور اگر یہ ہمیں ہمسائے سے بالکل ارزاں قیمت پر ملے تو ہمیں کیا دشواری ہے اس میں۔ اس سے ہمیں بہت فائدہ ہوگا۔ اس سے بیس ممالک کے لئے بشمول افغانستان، میں land lock ممالک کی بات کر رہا ہوں، وسطی ایشیائی ممالک کے لئے سہولتیں پہنچانا جس میں دیگر land lock ممالک اور صوبے شامل ہیں۔

نمبر 4، بلوچستان کے مجموعی اقتصادی انقلاب کے لئے industrial fishing processing zone, oil storage اور دوسری سہولتیں مہیا ہوں گی۔ گوادر پورٹ regional hub کا کام بھی دے گی۔ Hub سے مراد یہ ہے کہ یہ وہ سینٹر ہوگا، کیونکہ آپ کو علم ہے جناب چیئرمین! کہ بحرعرب کا پانی 35 ممالک کے ساحلوں کو صاف کرتا ہے اور جتنی بھی امریکن

انڈسٹریز چل رہی ہیں ان میں سے industries 67% کا raw material انہی 35 ممالک سے امریکن انڈسٹریز میں جا رہا ہے اور امریکن انڈسٹریز سے جو کچھ یہاں آتا ہے وہ تقریباً high 54% پر ہمیں پھر دوبارہ ملتا ہے تو یہ بحرعرب ایک important region ہے اور اس وجہ سے میں کہتا ہوں کہ یہ گوادر پورٹ ایک regional hub کا کام دے گی۔

گوادر پورٹ علاقے کے land lock ممالک، وسطی ایشیائی ممالک کے لئے، national shipping transit cargoes کے لئے بھی regional hub کا کام دے گی۔ ناساز گار حالات، انشورنس کے اخراجات کی وجہ سے بین الاقوامی جہازراں کمپنیاں گوادر بندرگاہ کو استعمال کریں گی اور ماہرین نے اس پر کافی تحقیق کرکے یہ بتایا ہے۔

بلوچستان کی بندرگاہ دفاعی اور تجارتی نقطہ نگاہ سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ بھارت کے ساتھ حالات خراب ہونے کی صورت میں، وہ تو ہم روز خود بھی بگاڑتے ہیں، کبھی وہ ہمیں موقع دیتے ہیں، اور وہ بھی بڑے provocator ہیں، بھارت کے ساتھ حالات بگڑنے کی صورت میں واحد سپلائی لائن ہوگی۔ International marketing, trade and manufacturing کے لئے tax free zone ہوگا جیسے فش ہاربر کے ساتھ منسلک کرکے sea food industry اور اس کی ایکسپورٹ کی زبردست حوصلہ افزائی ہوگی۔ اب آپ جناب چیئرمین! ہماری غلطیاں دیکھیں۔ اتنا بڑا پراجیکٹ ہمارے پاس ہے، باہر والے تعمیر کرنے کے لئے تیار ہیں، ہمارا پیسہ بھی خرچ نہیں ہوگا۔

اس کے مقابلے میں امریکی کمپنی Forbe ہے۔ 1998 میں بلوچستان حکومت کو اعتماد میں لئے بغیر، وہاں کے ماہی گیروں کے مفادات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے، اپنے مفادات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ہم نے 10% منافع پر deep sea fishing کے لئے Forbe Company کے حوالے کر دیا۔ یہ آٹھ سو ملین ڈالر کا منصوبہ ہمارا ہوگا، انڈسٹریل زون ہوگا۔ Export Processing Zone ہوگا۔ ہمیں کیا ضرورت ہے Forbe کمپنی سے معاہدہ کرنے کی۔ اس معاہدے کو جو Forbe Company کے ساتھ ہوا ہے اور وزیراعظم نے حال ہی میں جا کر گوادر میں deep sea port قائم کرنے کا اعلان کیا ہے، اس کے بعد اس کی ضرورت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا خصوصاً اسحاق ڈار صاحب سے کہ فوری طور پر اس معاہدے کو ختم کریں۔ وہ دیوالیہ کمپنی ہے۔ Forbe Company کے ساتھ معاہدے کو ختم کریں۔ آپ کا اپنا Export Processing Zone ہوگا۔ آپ اپنے لوگوں کو ترقی دینا چاہتے ہیں یا Forbe کمپنی کو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ مہربانی کرکے ختم کریں۔

جناب حبیب جالب بلوچ : یہ بندرگاہ heavy crude and economical اور علاقائی تقسیم کے لئے ریفائنری اور reshipment processing import or oil storage فراہم کرے گی۔ یہ بندرگاہ ٹاسک فورس کی سفارشات کے لئے petro-chemical complex پاکستانی merchandise shipping جو 71 سے سکڑ کر 24 رہ گئی ہے، اس کی حوصلہ افزائی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

لہذا 460 ملین ڈالر سے deep sea fishing کا امریکی کمپنی Forbe سے 4 جولائی 1998 سے چار لاکھ ٹن مچھلی پکڑنے کے معاہدے کو، جو کہ یکطرفہ ہے، فوری طور پر منسوخ کیا جائے کیونکہ گوادر deep sea port کے عظیم منصوبے کے بعد اس کی ضرورت ختم ہو گئی ہے بلکہ اس پراجیکٹ کے منافی ہوگا۔ Forbe Company کے ساتھ معاہدہ یکطرفہ اور بلوچستان کے ماہی گیروں کے مفادات کے سراسر منافی ہے لہذا اس کو منسوخ کیا جائے ۔ آخر میں، میں تمام سینیٹر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ سینیٹ آف پاکستان ساحل بلوچستان پر گوادر deep sea port اور اس کے infrastructure سوشل اور فزیکل دونوں کی فوری تعمیر کے لئے اس قرارداد کو منظور کرتے ہوئے بھرپور سفارش کرے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ جناب حبیب جالب صاحب۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے، ریزولیوشن move کیا ہے کہ یہ ایوان گوادر deep sea port کو فوراً تعمیر کرنے کے لئے حکومت پر زور دے۔ میں سب سے پہلے وزیر موصوف سے کہوں گا کہ ان کا اس پر کیا تبصرہ ہے؟

راجہ نادر پرویز خان : جناب حبیب جالب صاحب نے مفصل اپنا نقطہ نظر پیش کیا اور گوادر deep sea port کے متعلق یہ جو آج ریزولیوشن پیش ہوئی ہے-----

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی بھنڈر صاحب۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Normally the position so far

as the resolution concerned is that first, it is inquired whether it is opposed or not. Probably and possibly I think, that this resolution will not be opposed. If it is not opposed and the Minister makes a speech just now, then the members would be deprived of making a speech and if the members would make a speech then he has the right to wind it up. When he will wind up, he will deal with all the points which will be raised by the members during the discussion. So, I would very humbly submit that this resolution should be opened for debate and all the members should participate in it and after that in the end the worthy Minister ....

Mr. Presiding Officer: When I ask the Minister to comment, I meant whether he wanted to support the resolution or oppose the resolution and in expressing his support or opposition, he can make a brief statement but not in detail.

راجہ نادر پرویز خان : جناب! I support the resolution. انہوں نے اتنی لمبی اور مفصل بات کی ہے‘ I thought he is the only man speaking for the rest of us.

Mian Raza Rabbani : Sir, I think, the Minister's observation is correct, any other honourable member from that side, from Balochistan may like to speak.

راجہ نادر پرویز خان : جناب اتنی detail میں انہوں نے بات کی ہے۔ In case they want to add anything to it, they are most welcome sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو : جناب چیئرمین! میرے محترم دوست حبیب جالب کی ماہرانہ رائے اور thesis کے بعد بات کرنے کی گنجائش تو کم رہ گئی ہے لیکن میں صرف اس میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ماہرین کی رائے میں Gawadar Port دفاعی اور تجارتی نقطہ نظر سے feasible

ہے۔ بلوچستان کے عوام کا یہ ہمیشہ سے ایک دیرینہ مطالبہ بھی رہا ہے۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ گزشتہ دنوں وزیر اعظم صاحب نے گوادر میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں گوادر deep sea port اور coastal highway کا اعلان کیا۔ ہم اس اعلان کا زبردست خیرمقدم کرتے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ Gawadar Deep Sea Port اور Coastal Highway مسلم لیگ کے اور میاں صاحب کے اس ہی tenure میں پایہ تکمیل تک پہنچیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Gawadar Deep Sea Port اور Coastal Highway جیسے عظیم projects کی تکمیل سے نہ صرف بلوچستان کی اقتصادی بدحالی اور تہذیبی پسماندگی پر قابو پایا جائے گا بلکہ یہ عظیم project پورے ملک کو ترقی اور خوش حالی کی جانب گامزن کر سکتا ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اس resolution کی تائید میں، میں کھڑا ہوا ہوں اور اس resolution کی تائید کروں گا ۔ جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے ، میرا خیال ہے کہ پاکستان کے کسی حصے میں بھی یا پاکستان کے کسی صوبے میں بھی اس منصوبے کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور ہر آدمی اور پاکستان کا ہر شہری یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ منصوبہ نہایت ہی اہم بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے لئے ناگزیر ہے۔ پاکستان کی economy کے لئے، پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لئے ، پاکستان کی فلاح وبہبود کے لئے means of communications کے لئے ہر اعتبار سے، جس اعتبار سے بھی اس کو پرکھا جائے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ منصوبہ جلد سے جلد پایہ تکمیل کو پہنچنا چاہیئے۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو ہمیں جناب والا! یہ معلوم ہے کہ حکومت بھی اس منصوبے کی جلد از جلد تکمیل کرنا چاہتی ہے اورمسلم لیگ اور میاں محمد نواز شریف کی یہ پالیسی ہے ۔اسے تمام موٹر وے کے ساتھ connect کرنے کا منصوبہ ہے ۔ یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا اور اپنے اس مقصد کو حل نہیں کر سکتا جب تک آپ Gawadar Sea Port کو develop نہیں کریں گے۔ اس لئے اس کی افادیت اس angle سے بھی بہت ضروری ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ حکومت اس کو support کرتی ہے اور کرے گی۔یہ حکومت کی اولین ترجیحات میں بھی ہے لیکن جناب والا! اس کے باوجود کہ یہ حکومت کی اولین ترجیحات میں ہے، جہاں تک ہمارا اور اس House کا تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم

بھی اس پر زور دیں گے تو ہم اپنے فرائض منصبی پورے کریں گے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس resolution کو پاس کریں لیکن اس resolution پر بولنے کی میں نے جسارت کی ہے تو دو امور کے متعلق، میں اتنا تو نہیں جانتا جتنا میرے فاضل دوست جانتے ہیں' اس لئے کہ وہ son of the soil ہیں۔ ان معاملات کو انہوں نے بہت خوبصورتی اور بڑے دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے لیکن میں ایک عرض ضرور کرنا چاہوں گا اور وہ ہے جناب والا! bureaucracy کا .red tapism اس منصوبے کو اس کا شکار نہ ہونے دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ اس وقت تک اس red tapism کا شکار ہو چکا ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ ہمارے financial resources کیا ہیں لیکن جناب والا! اس پر وہ توجہ نہیں ہے جو ہونی چاہیئے تھی اور اس توجہ کے لئے حکومت خواہ اس منصوبے کے حق میں بھی ہو لیکن حکومت کو اس چیز کو دیکھنا ہو گا کہ یہ red tapism کا شکار نہ ہو۔ جناب والا! میرا ذاتی تجربہ ہے' میں جانتا ہوں کہ جس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے ' Government Assurances Committee میں بھی یہ معاملہ آیا' ہم نے اس کو support کیا' Government Assurances Committee میں بیسیوں معاملے ایسے آئے ہیں جو کہ ظاہری طور پر red tapism کا شکار بھی تھے اور یہ سمجھا بھی جاتا تھا کہ یہ ناقابل عمل منصوبے ہیں لیکن وہ منصوبے قابل عمل بنے۔ اسلام آباد ہی کا I-16 کا ایک منصوبہ ہمارے پاس آیا' اس کی جو پہلی picture آئی' وہ اتنی bleak picture آئی کہ بندہ اس پر consideration ہی چھوڑ دے' لیکن جناب والا! الحمد للہ ' وہ منصوبہ ہم نے قابل عمل بنایا اور بن گیا۔ اس لحاظ سے میں جناب فاضل وزیر صاحب کی خدمت میں اور ساری حکومت کی خدمت میں یہ مودبانہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قطع نظر اپنے مالی وسائل کے ' اس کو red tapism کا شکار نہ ہونے دیا جائے اور اس کو top priority دی جائے۔ میں جانتا ہوں' میں نے پڑھا تھا اخبارات میں کہ میاں صاحب گئے تھے ' جناب وزیر صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے تھے' priority بھی ہے' financial resources جو ہیں وہ شاید اس عرصہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں یا آڑے آ رہے ہیں۔ لیکن جناب والا! یہ red tapism جو ہے اور یہ انتظامی امور جو ہیں' ان کو بالائے طاق رکھتے ہوئے' top priority اس منصوبے کو دیتے ہوئے اس پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔

دوسرا جناب والا! بات ہے ہمارے financial resources کی' ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ ہمارے financial resources پر بہت سے strains ہیں' گذشتہ سال کے مالی بحران سے ہم گزرے ہیں' ہم اس سے بھی آشنا ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چند ایسے منصوبے ہوتے ہیں' جن کی افادیت مالی وسائل کے نہ ہونے کے باوجود بھی قائم رہتی ہے اور یہ منصوبہ ایسا منصوبہ

ہے جس کے لئے کہ مالی وسائل ہم نے پیدا کرنے ہیں، جس طرح سے بھی ہو سکے، جہاں سے بھی ہو سکے، جس طرح سے بھی ہم پیدا کرنا چاہیں، ہم اس کو پیدا کریں۔ ہمارا موٹر وے کا منصوبہ جو ہے، اللہ کرے کہ وہ سارا منصوبہ کامیاب ہو، اس کی کئی گنا زیادہ افادیت ہو جائے گی۔ دوسرے حبیب جالب صاحب نے بھی اس کے فوائد بیان کئے ہیں، ہمیں alternate Sea Port ملے گا، ہمیں اس سے تجارتی فوائد حاصل ہوں گے، ہمیں اس سے means of communication ملیں گے۔ اس لئے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہمارے اپنے دفاع کے لئے کچھ منصوبے ضروری ہیں، اس منصوبے کو بھی ہمیں اپنے دفاع کا منصوبہ سمجھنا چاہیئے، اس کو بھی اپنی بقاء کا منصوبہ سمجھنا چاہیئے، اس کو بھی اپنے اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کا منصوبہ سمجھنے اور اسے top priority دیتے ہوئے، میں یہ تجویز کروں گا کہ اگلے بجٹ میں، جب بھی آپ بنائیں، گو ہمارے پاس تو آپ بجٹ نہیں لائیں گے، لیکن ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ اگلے بجٹ میں کم ازکم عوام کو اور لوگوں کو یہ احساس ہو کہ حکومت نے اس منصوبے کی افادیت کو جانتے ہوئے اس کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں اور وہ تب ہی ممکن ہے جب حکومت اور جناب وزیر صاحب یا وزیراعظم صاحب اس میں جو دلچسپی لے رہے ہیں اس سے بھی بڑھ کر دلچسپی لیں اور اگلے سال کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں تاکہ آہستہ آہستہ یہ منصوبہ جو ہے یہ پایہ تکمیل تک پہنچے اور اس کی افادیت اور اس کی ضرورت اور اس کی پاکستان کی اکانومی اور آئندہ آنے والی ترقی کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں جتنا بھی اس کی افادیت کو اجاگر کیا جائے، یا زور سے بیان کیا جائے وہ کم ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ حکومت پہلے بھی اس پر بہت کوشش کر رہی ہے، ان کی مساعی میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن کوشش کو دو گنا کرنا، چار گنا کرنا، دس گنا کرنا، اس کی کوئی انتہا نہیں ہے، اس لئے اس کو جتنا جلدی کیا جا سکے کیا جائے اور جتنی زیادہ سے زیادہ اس کے لئے کوشش ہو سکتی ہے اور جتنے موثر انداز سے ہو سکے وہ کی جائے، اس کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے جائیں اور technical sanctions اور یہ جو چیزیں ہیں، یہ آپ کا درد سر ہے، ہمیں اس درد سر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ آپ کا درد سر ہے، PC1, feasibility report ان ساری چیزوں کو کیجئے، بے شک کیجئے لیکن لوگوں کو یہ منصوبہ مکمل کر دکھایئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ، جناب جمیل الدین عالی۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: جناب والا! میں بہت کم وقت لوں گا۔ میں سینیٹر حبیب جالب کو یہ مبارکباد ضرور دوں گا کہ آج انہوں نے بہت تفصیل سے اس منصوبے کے تقریباً ہر پہلو پر اس طرح روشنی ڈالی کہ ہم بھی اس کو سمجھے، ہاؤس بھی سمجھا اور ہمارے وزیر صاحب کا بھی میں فی الحال محتاط انداز میں شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے اس کی بنیادی مخالفت نہیں کی اور اس کو گفتگو کے لیے قبول کیا۔ اس کے بعد جناب! اس کے merit پر گفتگو کی گنجائش تو کم رہ جاتی ہے۔ ویسے آپ جس جس کو اجازت دیں گے وہ بولے گا حالانکہ اس میں نقصان میرا ہوگا کیونکہ اگلا Resolution میرا ہے جو ڈیڑھ برس سے pending ہے۔ کسی طرح وہ آج زیر غور آجائے ایک دو منٹ کے لیے لیکن مجھے اس کا خطرہ ہو رہا ہے لیکن جناب انور بھنڈر صاحب کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے ایک بات راجہ نادر پرویز صاحب کے نوٹس میں ضرور لانا چاہتا ہوں کہ جب وہ فرمائیں، جب وہ جواب دیں ہماری گزارشات کا تو انور بھنڈر صاحب نے اسی بجٹ میں provision کے لیے پر زور درخواست کی ہے۔ ٹھیک ہے، بہت مناسب بات ہے، میں اس کی تائید کرتا ہوں لیکن چونکہ پچھلی بے شمار حکومتوں کا رویہ گوادر sea port کے بارے میں یہ رہا ہے کہ زبانی ہمدردی کردو لیکن کرتے نہیں وہ اس کو۔

یہ مسئلہ اس ہاؤس مین آج پہلی دفعہ نہیں آیا ہے۔ پچھلے پچاس برس میں یہ مسئلہ ہر ہاؤس کے سامنے آیا۔ جب بھی ہاؤس تھا، جب نہیں تھا، مارشل لاء کے دور کو چھوڑ کے۔ لیکن جب آپ یاد کریں گے، میرا ذہن مجھے یاد دلاتا ہے کہ ہر پارلیمان میں اور اس کے بعد جب سے سینٹ آئی ہے، 1973ء میں ایک دو دفعہ یہ مسئلہ اٹھا ہے اور اس کی گورنمنٹ نے مخالفت نہیں کی۔ کبھی کہا کہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اس عمل کی ترقی میں کوئی رپورٹ ایسی نہیں آتی جس سے دل خوش ہو۔ اسی لیے سینیٹر حبیب جالب بلوچ نے، میں سمجھتا ہوں وہ عموماً اتنا وقت نہیں لیا کرتے لیکن کیونکہ وہ اس پروجیکٹ کو پوری طرح پھیلا کر قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے بڑے بھر پور طریقے سے یہ تفصیل بیان کی اور راجہ نادر پرویز صاحب کا بھی شکریہ کہ انہوں نے اس کو ہاں تو کہہ دیا کہ ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے لیکن صرف اس ہاں سے میرا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ حکومت کی طرف سے جب ایسے بڑے اہم project کے بارے میں اثباتی فوری جواب آ جاتا ہے تو شبہ ہوتا ہے کہ شاید ان کے پاس یا تو وسائل نہیں ہیں یا نہیں چاہتے یا نہیں کرسکیں گے۔ میں ان کی نیت پر الزام نہیں لگاتا۔ شاید وہ نہیں کرسکیں گے۔

تو جناب! میں درخواست کروں گا آپ کی معرفت ان سے کہ وہ اگر یہ وعدہ فرمائیں کہ وہ اسی بجٹ میں provide کرا دیں گے تو سبحان اللہ' اس سے اچھی تو کوئی بات نہیں ہے۔ جیسے کہ انور بھنڈر صاحب نے تجویز کیا اگر وہ اس کو منظور کرتے ہیں تو اس سے اچھی کوئی بات ہی نہیں ہے لیکن اگر وہ ایسا نہ کرسکے تو کم ازکم اس ہاؤس کے ذریعے قوم کو یہ یقین دلا دیں کہ ایک certain میعاد کے اندر اندر وہ اس میں ٹھوس اقدامات پر مبنی کوئی ارتقائی کیفیت بتانے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کہیں گے کہ صاحب! ابھی تو ہم غور کر رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس ہمیں بتانے کے لیے بہت سی باتیں ہیں ۔ لیکن I demand from him a definite time period by which he should be able to launch or complete the initial step for launching the project. یہ میں چاہتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آج ضرور بتا دیں کہ فلاں سال تک یا یہ بتائیں کہ اس time period میں ہم نہیں کر سکتے' ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں' ہماری priority میں نہیں آتا' ہماری priority میں دوسری فضولیات آتی ہیں۔ یہ اہم بات نہیں آتی ۔ ہم بلوچستان کو اتنی اہمیت نہیں دیتے چونکہ ہم روز دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی۔ بلوچستان اور خواتین دونوں کو اس ملک میں ؛ اس معاشرے میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی جس کے وہ مستحق ہیں۔ یا تو وہ اقرار نہ کریں لیکن اگر کسی وقت کا جس کا وہ آج وعدہ کریں کہ میں اس سال کے آخر میں اگر اللہ نے چاہا تو ' یا اگلے سال کے وسط تک ہم اس کو launch کر دیں گے یا نہیں کریں گے تو اس کی وجہ بتائیں گے۔ ان کی گورنمنٹ ایک بیان دے گی ہاؤس میں آکر کہ ہم یہ ابھی launch نہیں کر سکتے دو برس کے بعد دیکھا جائے گا اور پھر اس کے consequences face کریں گے۔ تو جناب! میں صرف اس نقطے پر ان سے پھر اصرار کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے جواب میں وہ اس بات کا جواب شامل کریں۔ شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ جناب حبیب جالب بلوچ صاحب نے جو قرار داد پیش کی' یقیناً وہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جس انداز میں انہوں نے اس کی وضاحت کی' اس کی افادیت سے روشناس کرایا اور ہم تک یہ پہنچایا۔ گوادر کی بندرگاہ ایک ایسی بندر گاہ ہے کہ ہر لحاظ سے پاکستان کی پسماندگی اور بالخصوص

بلوچستان کی پسماندگی کو دور کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی اور دفاعی لحاظ سے بھی یہ اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکے گی۔

جناب چیئرمین ! یہ اس مرد مجاہد فیلڈ مارشل ایوب خان کا ایک عظیم کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ یہ دارالحکومت اسلام آباد اور گوادر کو پاکستان کے لئے لینا' یہ وہ عظیم کارنامے ہیں جو آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی ۔ حبیب جالب نے جس انداز میں اس کی افادیت کو روشناس کیا ' یقیناً وہ ہمارے لئے اور سینٹ کے لئے بڑا خوشی کا مقام ہے ۔یہ ہمارے وزیر اعظم پاکستان کی خواہش ہے۔ میں ابھی پچھلے دنوں وزیر مواصلات سے بات کر رہا تھا کہ ہمارے علاقے مکیات میں ایک دو exchanges ہیں۔ آپ ان کا افتتاح کریں گے تو انہوں نے کہا کہ بھائی صاحب میں 27,28,29 کو گوادر کے اس پسماندہ علاقے کا دورہ کر رہا ہوں جو انتہائی ضروری ہے ۔ وہاں مصروفیات ہیں ' آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ گرمی اور اس مشکل ترین علاقے میں ان کا جانا اور وزیر اعظم پاکستان کا خود وہاں جا کر اس کا سنگ بنیاد رکھنا اور وہاں ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں اعلان کرنا اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف' مجاہد اسلام نے اکثر یہ کہا کہ انشاء اللہ میں وہ کروں گا جو کرنا چاہئیے ۔میں پاکستان کی ترقی کے لئے ہر وہ کام کرنے سے گریز نہیں کروں گا' چاہے مجھے جتنی بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے ۔ ہم سب ان کے ساتھ ہیں اور وزیر مواصلات بھی مجاہد ہیں' ان کے ساتھی ہیں ۔ ہماری مسلم لیگ کی حکومت نے اس ملک کو بنایا اور ماشاء اللہ اس بندر گاہ کو بھی پاکستان مسلم لیگ کے ایک مرد مجاہد نے حاصل کیا تھا اور یہی کام مجاہد اسلام میاں محمدنواز شریف کی قیادت میں پایہ تکمیل تک پہنچے گا ۔ جیساکہ ہمارے چوہدری انور بھنڈر صاحب نے کہا کہ اسی بجٹ میں اس کے لئے fund مختص کیا جائے' ہم بھی سفارش کرتے ہیں' پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس کام کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچا کر ' ملک کی ترقی کی لئے اور بلوچستان کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے یہ مسئلہ فوری طور پر حل ہونا چاہئیے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ بہت بہت شکریہ۔ میں خدائے نور صاحب کو درخواست کرنے سے پہلے ریکارڈ کے لئے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ تاریخ کا ایک آپ نے جو حوالہ دیا ہے' یہ گوادر ملک فیروز خان نون کے دور حکومت میں پاکستان کو ملا تھا ۔ اس لئے تاریخی اعتبار سے وہ حوالہ یہ ہے کہ فیلڈ مارشل ایوب کے برسر اقتدار آنے سے پہلے ستمبر 1958ء میں پاکستان نے اس

پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔

جناب خدائے نور۔ بالکل صحیح ہے، صحیح ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اس قرار دار کے حق میں کھڑا ہوں، حبیب جالب صاحب نے جو قرار داد پیش کی ہے۔ مجھے یہ خوشی ہوئی کہ دونوں sides سے اس کی حمایت میں بات ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! بلوچستان کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک پسماندہ اور دور دراز علاقہ ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں بلکہ بلوچستان کے عوام کی یہ خواہش ہے کہ ہم بھی دوسرے صوبوں کے برابر آئیں اور ترقی یافتہ صوبوں میں شامل ہوں ۔ گوادر کا اگر یہ Deep Sea Port ہو جائے تو میں جناب والا! اس ہاؤس کو یہ بتانا ضروری سمجھوں گا کہ اس کو Asia کا Gateway کہا جائے گا اور یہ ہوگا۔ جہاں تک حکومت کی کارکردگی کا تعلق ہے ، جو ٹیم ابھی وہاں گئی تھی ، انہوں نے جو اعلانات کئے ہیں میں ان کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کی اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ دے رہے ہیں اور دیں گے۔ پتا نہیں کتنے ارب روپے ہوں گے بھی یا نہیں، بنیں گے یا نہیں لیکن انہوں نے اعلان کر کے ایک بہت اچھا قدم اٹھایا ہے ۔وزیر اعظم صاحب نے بھی بار بارگوادر پورٹ کے لئے کہا ہے تو میں یقین سے یہ کہوں گا کہ یہ سرخ فیتے کی نذر نہیں ہوگا جیسا کہ بھنڈر صاحب نے کہا کہ ہمارے ہاں دفتر شاہی کا ایک عام رواج ہے کہ ٹال مٹول سے کام لیا جائے اور پروجیکٹ کو آگے بڑھنے نہ دیا جائے بلکہ میں تو کہوں گا کہ اس آنے والے بجٹ میں اگر آپ نے فیڈریشن کو مضبوط کرنا ہے اور عوام کے دل جیتنے ہیں، تو اس کے لئے پیسے رکھے جائیں اور اگر ایسی چیزوں کے لئے فنڈز رکھے جاتے ہیں جو کہ صوبے نہیں مانگ رہے ، تین صوبے اس کی مخالفت کر رہے ہیں لیکن پھر بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے لئے فنڈ مہیا کر دیا گیا ہے جبکہ صوبے نہیں چاہتے اور اگر ایک صوبہ چاہتا ہے کہ یہ چیز ہمارے لئے ہو اور اس کے لئے آپ فنڈ نہ رکھیں تو یہ ایک زیادتی ہوگی۔ میں حبیب جالب صاحب کو بھی مبارکباد پیش کروں گا کہ انہوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس منصوبے کے بارے میں بتایا بلکہ میں راجہ نادر پرویز صاحب کو بھی مبارکباد پیش کروں گا ، انہوں نے صرف ایک دو سیکنڈ بات کی، میں نے یہی اندازہ لگایا کہ وہ بھی اس منصوبے کے حق میں ہیں لیکن میں راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ حق میں تو آپ ضرور ہیں لیکن اس کے لئے آپ کوشش بھی کریں کہ وہ وہاں بن جائے ۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ، حافظ فضل محمد۔

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بہت بہت شکریہ جناب والا! جہاں تک اس منصوبے کی افادیت کا تعلق ہے میرے خیال میں آج کل کی دنیا میں ایک مسلمہ اور بدیہی بات ہے بغیر کسی دلیل کے یعنی اس طرح واضح اور روشن ہے کہ اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ جناب والا! آپ بہتر جانتے ہیں کہ آج کل پوری دنیا میں اقتصادی جنگ ہے۔ آج کل پوری دنیا کے دانشور اس پر متفق ہیں کہ جو روایتی اسلحہ ہے، جنگی سازوسامان ہے چاہے ایٹم بم کیوں نہ ہو اس سے اب دنیا کو فتح نہیں کیا جا سکتا ۔ آج کل دنیا میں اقتصادی لحاظ سے جو ملک بھی مضبوط ہوگا وہی پوری دنیا پر اپنے تہذیبی، ثقافتی ، تعلیمی اور زبان کے حوالے سے ، ہر لحاظ سے پوری دنیا میں راج کرے گا ۔ اگر ہم آج کل اس قسم کے منصوبے سامنے نہیں لائیں گے تو یقیناً اگر ہم نے ایٹم بم بھی بنایا ہے، اگر ہمارے پاس ایک منظم فوج بھی ہے، ہمارے پاس ادارے بھی ہیں تو یہ سب کچھ ہم سے دو گنا، سہ گنا، دس گنا بلکہ بیس گنا زیادہ روس کے پاس تھا لیکن وہ اقتصادی اور معاشی لحاظ سے اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکا ۔ اس کا حشر آپ نے دیکھ لیا کہ وہ کتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ۔ وہی طاقت جو کچھ عرصہ پہلے پوری دنیا میں دوسری طاقت کہلاتی تھی آج وہ امریکہ اور پورے یورپ کے در پر بھیک مانگنے کے لئے جا رہی ہے اور وہاں سے قرضہ لے رہی ہے اور آج اس کا وہ رول بھی ختم ہو چکا ہے باوجود اس کے کہ اس کے پاس ہزاروں کی تعداد میں ایٹم بم ہیں، باوجود اس کے کہ لاکھوں کی تعداد میں اس کی تربیت یافتہ فوج ہے ۔ اسلحہ کے حوالے سے دنیا کی ہر چیز اس کے پاس ہے لیکن وہ اپنے آپ کو بچا نہ سکا۔ پوری دنیا میں جنگ اقتصاد اور معیشت کی ہے اور معاشی نکتہ نظر سے یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے، معیشت کی ترقی کا ایک اساسی نکتہ مواصلاتی نظام ہے جو سریع الحرکت آپ کے پاس موجود ہو جلد اور زود پہنچانے والے اپنے مال کو کسی دوسری جگہ تک صحیح طریقے سے تازہ اور اس حالت سے پہلے جس حالت کی وجہ سے اس کی قیمت مارکیٹوں میں گر جاتی ہے ، اس حالت سے پہلے کسی مقام تک پہنچانا، یہ ایک بنیادی اساسی چیز ہے کہ آپ کی اس چیز کی قیمت دوگنی چوگنی آپ کو مل جائے گی اگر آپ اس چیز کو صحیح طریقے سے بر وقت اور پوری مارکیٹ کو سپلائی کریں ۔ تو یہ گوادر کی جو بندرگاہ ہے یقیناً یہ معاشی نقطہ نظر

سے پورے پاکستان کا مسئلہ ہے ' بلوچستان کا مسئلہ نہیں ہے' یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے اور یہ ایک ایسا نقطہ ہے کہ پوری دنیا یہاں پر ملتی ہے اور یہ تمام جتنے ایشیائی ممالک ہیں' مشرق وسطیٰ کے جتنے ممالک ہیں ان کے لئے خط وصل ہے یعنی یہاں پر سب اکھٹے ہوتے ہیں۔

جناب عالی ! آپ کو بہتر علم ہے کہ اسی کے لئے تو روس افغانستان پر چڑھائی کر کے آیا تھا۔ افغانستان کے پہاڑوں سے کوئی عشق نہیں تھا اس کو' افغانستان کے پہاڑوں سے ان کو اتنی محبت نہیں تھی۔ انہوں نے جو کچھ کیا اور اپنے آپ کو بھی برباد کر دیا تو وہ یہاں تک پہنچنے کے لئے ' اس گرم پانی اور اس بندرگاہ کو حاصل کرنے کے لئے کیا' ان کے پاس کوئی بندر گاہ نہیں تھی جو ہمارے پاس ہے' اللہ نے ہمیں دی ہے۔

تو یہ حقیقت ہے کہ ایک لحاظ سے یہ بہترین جگہ ہے ۔ لہذا یہ ہر حکومت کا اور پاکستان کے ہر فرد کا فرض ہے ' چاہے وہ بلوچی ہو' چاہے کسی بھی صوبے سے ان کا تعلق ہو کہ اس کی افادیت حاصل کرنے اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی جدوجہد کرے اور ایک نقطہ میں آخر میں اپنے محترم وزراء کرام کے گوش گزار کروں گا' وہ یہ کہ اس کا وہ انجام نہ ہو جو سینڈک پراجیکٹ کا ہوا ہے اور یہ حقیقت ہے اور آپ بہتر جانتے ہیں کہ ہمارے bureaucrats میں بہت سے وہ لوگ ہیں جو اغیار کے' میں بر ملا کہتا ہوں' سب نہیں' بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اغیار کے تنخواہ دار ہیں' وہ اس قسم کی جو بات ہو' جو ہماری ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے وہ ہمیشہ اس پہ ضرب اور کاری ضرب لگانے کے لئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں جو bureaucrats کا ایک مخصوص انداز ہے کسی چیز کو پیچھے لے جانے کے لئے ۔ فائلوں کے چکر لگا لگا کر۔ اور ہمارے لیے آج کل مصیبت یہ بھی ہے کہ ہر تیسرے سال ہماری حکومت بھی بدل دی جاتی ہے تو یہ انتہائی اہم بات ہے اور انتہائی حساس معاملہ ہے۔ اس بارے میں ہمارے جتنے متعلقہ وزراء ہیں وہ اس چیز کو مد نظر رکھیں کہ وہ لوگ جو اس سے متعلق ہیں ان لوگوں کو پورے پاکستان سے چن چن کر' باقاعدہ پورے پاکستان سے ایسے لوگ جو واقعی ایسے ہوں کہ پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لیے ان کے دل کے اندر درد ہو' اس قسم کے لوگوں کو' ماہرین کو جمع کرکے یہ منصوبہ ان کے حوالے کر دیں پھر اس کی کڑی نگرانی بھی خود کریں اور عوامی لوگ' بلوچستان سے بھی' دوسرے صوبوں سے بھی ' وہ لوگ جو زیادہ حساس ہیں' ویسے تو سب ترقی چاہتے ہیں لیکن زیادہ حساس لوگوں کی ' پارلیمان کے ممبران کی ایک کمیٹی باقاعدہ

مستقل طور پر اس کے لئے تشکیل دی جائے تاکہ ہمیشہ ان کی نگرانی میں رہے کہ bureaucrats کہیں غفلت نہ کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ جناب والا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ابھی تک جتنی تقاریر ہوئی ہیں سب اس قرار داد کے حق میں ہیں اور وقت کافی ہو چکا ہے۔ میں اب جناب تاج حیدر سے درخواست کروں گا کہ وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کریں تو پھر ہم اس کو کہیں کسی صورت میں پہنچا سکتے ہیں۔

جناب تاج حیدر۔ شکریہ جناب چیئرمین! سینیٹر عالی جب تقریر فرما رہے تھے اور کسی موزوں شعر کی تلاش میں تھے تو میں نے لقمہ دیا تھا کہ

مجھ تک ان کی بزم میں کب آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

جناب عالی! Gawadar Sea Port پر ایک کمیٹی میٹنگ ہوئی تھی جس میں briefing بھی دی تھی بلکہ دو کمیٹیوں کے اشتراک سے وہ میٹنگ ہوئی تھی اور اس کے اندر ہمیں صاف صاف یہ بتا یا گیا تھا کہ اس منصوبے کے لئے نہ تو حکومت کے پاس وسائل ہیں اور نہ آئندہ وسائل حاصل ہونے کی توقع ہے ۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دم اس سلسلے میں گرمجوشی دکھائی جا رہی ہے ۔یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وسائل بھی ہو جائیں گے۔یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ بجٹ کے اندر بھی رقم مختص کی جائے گی۔وزیر اعظم بھی جاتے ہیں۔ جب ہم یہ تضاد دیکھتے ہیں تو ذہن اسی مصرع کی طرف جاتا ہے۔

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ Forbe company کو ایک بہت بڑا ٹھیکہ دیا گیا ہے جس سے بلوچستان اور سندھ کے سمندر اپنے ماہی گیری کے وسائل سے خالی ہو جائیں گے۔جس سے پوری ماہی گیری کی صنعت تباہ ہو رہی ہے ۔جب ہم دیکھتے ہیں کہ ۵ ۶ہزار ٹرالرز ' اور ۵ ۶ ہزار فشنگ بوٹس کی بیروزگاری کا سامان کیا جا رہا ہے اور پھر ساتھ ہی یہ دیکھتے ہیں کہ گوادر کے deep sea port کے لئے وسائل مہیا کیے جا رہے ہیں تو ہمیں خیال ہوتا ہے کہ

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ بلوچستان میں سینڈک کا منصوبہ ڈھائی سال سے ورکنگ کیپٹل کی

وجہ سے ، جس کے لئے پاکستانی بنکوں کا کنسورشیم موجود ہے اور وہ دینے کو موجود ہے ، وہ جو ان کی requirements ہیں، وہ پیسہ مہیا نہیں کیا جا رہا اور گوادر deep sea port کے لئے وسائل مہیا کیے جا رہے ہیں تو پھر ہمارے شک و شبے کو تقویت ہوتی ہے ۔جب ہم دیکھتے ہیں کہ بلوچستان میں ship breaking کی صنعت کو ایک منظم طریقے سے ختم کیا گیا ہے اور کس کے لئے وسائل دیئے جا رہے ہیں تو ذہن کہاں جاتا ہے۔ جناب ذہن جاتا ہے جو ماضی قریب میں کچھ واقعات ہوئے ہیں۔ ماضی قریب میں عراق کے خلاف کارروائی ہوئی ہے ۔ میزائل برسائے گئے ۔ ماضی قریب میں عراق مضبوطی سے کھڑا ہو گیا اور ایک فوجی حقیقت پتہ چلی کہ یہ میزائل کافی نہیں ہیں۔ ابھی سربیا کی فوجیں کوسوو میں ظلم و ستم کرتی رہیں۔ کوسوو کا پورا علاقہ خالی کر دیا گیا۔ میزائل برستے رہے لیکن زمین ان کے قبضے میں رہی۔ جناب عالی ! یہ فوجی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ کسی بھی قسم کے فوجی تسلط کے لئے یا فوجی دباؤ ڈالنے کے لئے زمینی فوجیں اور بحری طاقت انتہائی ضروری ہے ۔یہاں سے بھی کچھ لوگ بار بار واشنگٹن جاتے رہے باتیں کرتے رہے۔ کچھ مغربی ممالک یہ سمجھ چکے ہیں کہ اب وہ جو ایک فلسفہ تھا ، جو ایک نظریہ تھا کہ فوجی اڈوں اور بحری اڈوں کی اہمیت ختم ہو گئی ہے وہ نظریہ غلط ثابت ہوا ہے اور فوجی اڈوں اور بحری اڈوں کی اہمیت ایک بار پھر واضح ہو رہی ہے اور جو military strategists ہیں، ان کے سامنے آ رہا ہے ۔

جناب عالی ! یہ گرمجوشی جو میں دیکھ رہا ہوں۔اس کے پیچھے مجھے قوی شک ہے کہ کوئی اور کھیل کھیلا جا رہا ہے اور وہ کھیل یہ کھیلا جا رہا ہے کہ گلف کا کنٹرول دینے کے لئے کچھ مغربی طاقتوں کے لئے کہیں میری سرزمین تو استعمال نہیں کی جا رہی ؟ میں اس ایوان کو یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہاں ! ہم بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ گوادر deep sea port ہو لیکن ہم کسی مغربی طاقت کو قدم جمانے کا موقع نہیں دینا چاہتے کہ وہ اس deep sea port کو ایک نیول اڈے کے طور پہ آگے چل کر استعمال کر سکے۔جناب عالی! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں بلوچستان کے عوام کی ترقی چاہیئے ۔ کسی پورٹ کی یہ justification دینا کہ یہ کچھ دوسرے ممالک کے لئے بنائی جا رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی justification نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس پورٹ کا سائز ایسا رکھا جائے جو بلوچستان کی ماضی کی ضروریات سے مطابقت رکھتا ہو۔

There should be a compatibility between the economic realities of the region and the size of the port.

اس لئے میں بلوچستان کے تمام دوستوں سے گزارش کروں گا کہ میں اس منصوبے کی پرزور حمایت کرتا ہوں لیکن اس کو ہم پھر فیزوائز کرتے ہیں اور معاشی compatibility کو شاید ہمارے سو ملین ڈالر ان ماہی گیروں کی ترقی کے لئے اور جو ہمارے ٹرالرز ہیں ان کی ترقی کے لئے سو ملین ڈالر صرف کرنے زیادہ بہتر ہوں ۔ شاید وہاں پر جو لوگ بھیڑیں چراتے ہیں اور غلہ بانیاں کرتے ہیں، ان کو بہتر breed کی بھیڑیں دینا اچھا ہے۔ یہ جو bottom پر اکنامک ڈویلپمنٹ ہوتی ہے جس سے کہ لوگوں کی آمدنیاں بڑھتی ہیں۔ اس منصوبے کے ساتھ ساتھ وہ تمام چیزیں کرنا شاید بہتر ہوں اور جناب عالی! مجھے قوی خطرہ ہے کہ جتنی یہ گرمجوشی سال بھر سے دکھائی جا رہی ہے اور حکومت کے رویے میں جو تبدیلی آئی ہے اس کے پیچھے وہی ڈیڑھ سو سالہ پرانا شعر ہے کہ

مجھ تک ان کی بزم میں کب آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں ۔۔۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جناب منسٹر صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین ، بڑی تفصیل کے ساتھ گفتگو ہوئی گوادر Deep Sea Port کے متعلق - I think, I cannot further show the importance and over-emphasize it لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ۱۴ اپریل کو وزیر اعظم صاحب نے خود گوادر جاکر اس پروجیکٹ کا اعلان کیا ۔ صرف اس کا اعلان نہیں کیا، if you want to construct صرف گوادر Sea Port تو یہ تب تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ road system infrastructure اور linking roads اس کے ساتھ نہ ملیں ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ Deep water natural Sea Port دی ہوئی ہے جو آج سے کئی سال پہلے بن جانی چاہیے تھی۔ یہ پندرہ بیس سال پہلے ہو جانی چاہیے تھی ۔ اور آج جو اہمیت دوبئی کی ہے that would have been gone to Gawadar Sea Port not Dubai. There are two or three reasons for it.

ایک تو جو دوبئی کو چینل جاتا ہے it is a very small channel, اس میں انٹرنیشنل کمپنیز کی انشورنس زیادہ ہوتی ہیں - It takes nearly 24 hours from the mouth of Hermiz to Dubai. بڑے جہاز وہاں جاتے ہیں - They unload the stuff to the smaller ships اس کے بعد بندرعباس اور دوسری جو چھوٹی پورٹس ہیں وہاں وہ جہاز جاتے ہیں ۔ وہاں سے دوبارہ ان

لوڈ ہوتے ہیں اور ٹرالر میں ڈال کر وسطی ایشیائی ریاستوں کو جاتے ہیں ۔ اور آج اگر ہمارے پاس گوادر پورٹ صحیح ہوتی تو یہ جتنا ڈالر ادھر جا رہا ہے that would have come to Pakistan. ہمارے حبیب جالب صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ کہا ہے ۔ کچھ پوائنٹس رہ بھی گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان پر بھی بات کروں۔

یہ ایک دکھاوا نہیں ہے ۔ جو وزیر اعظم صاحب نے ۱۴ اپریل کو اعلان کیا یہ ایک دکھاوا نہیں ہے ۔ یہ ہوائی فائر نہیں ہے ۔ جو وزیر اعظم صاحب اعلان کرتے ہیں اس کو وہ سمجھتے ہیں کہ I own this project. میں اس کی نشاندہی کر رہا ہوں اس کا اعلان کر رہا ہوں، تو اپناؤں گا بھی۔ اس کے بعد پوری ٹیم حرکت میں آ جاتی ہے۔ ۲۹ اور ۳۰ کو it is very easy to smile and laugh. I wish یہ لوگ، یہ میرے بھائی میرے ساتھ چلتے تو میں ان کو بتاتا کہ ۲۲ گھنٹے میں کراچی سے لے کر گوادر تک ہم نے یہ سفر دو دن میں کیا ۔ ایک دن گیارہ گھنٹے، all the areas Somiani, the Bay, Hingore river اس کے بعد کالا ماتی، اورمارہ، پسنی اور گوادر، جناب! ۱۴ کو اعلان ہو رہا ہے ۔ اور ۲۹، ۳۰ کو وزیرمواصلات، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ، چیف منسٹر بلوچستان، چیئرمین این ایچ اے، چیئرمین پی ٹی ڈی سی، جتنی ہائی پاور ٹیم تھی physically اس سڑک پر گئے جس سڑک کا شاید نام و نشان تک نہیں ۔ ہمیں پتہ ہے کہ کس طریقے سے ہم نے سفر کیا۔ اور یہ اس لئے کیا۔ ڈی جی پورٹ اینڈ شپنگ ساری ٹیم ہمارے ساتھ تھی، about forty vehicles اور ہم نے یہ سفر دو دن اس لئے کیا تاکہ علاقے کا پتا چلے۔ میرے بھائی نے اس کا بھی بتایا کہ اگر ہم ہنگور دریا پر ڈیم بناتے ہیں تو 55 thousand acres زمین کو زیرکاشت لایا جا سکتا ہے ۔ انہوں نے یہ زور بھی دیا کہ ایک ارب ڈالر کی Sheep and Cattle سعودی عرب آسٹریلیا سے امپورٹ کرتا ہے ۔ یہ virgin land ہے ۔ یہاں پانی ہو، یہاں ترقی ہو، یہاں سیاحت کے مراکز ہوں، وہی سعودی عرب جو ایک ارب ڈالر کی sheep import آسٹریلیا سے کرتا ہے، they will love to get from Balochistan. ہم کیوں نہ یہ export کریں ۔ آسٹریلیا سے وہ کیوں امپورٹ کریں۔ اتنا غلہ یہ زمین پیدا کرسکتی ہے اگر پانی ہو۔ بلوچستان کی یہ زمین ایسی ہے کہ اس سے سارا پاکستان خودکفیل بھی ہو سکتا ہے اور ساتھ ہی ایکسپورٹ بھی کرسکتا ہے ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اتنے قدرتی وسائل دیئے ہیں، everything بلوچستان کے صوبے میں اللہ تعالیٰ نے دی ہے لیکن پچھلے پچاس سالوں میں صوبے میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کرایا گیا ۔ آج انہوں نے دو اعلانات

کئے " Deep Sea Port دس ارب ڈالر' دوسرا project مکران کوسٹل روڈ ہے جو کہ 11.4 billion
یعنی گیارہ ارب چالیس لاکھ کا ہے ۔ وہ project بھی announce کیا ۔ یہ دو projects انہوں
نے 14 اپریل کو announce کئے اور ان پر ہماری ٹیم کام کر رہی ہے۔

عالی صاحب نے کہا کہ جناب! آپ ہمیں definite date دیں۔ جناب! جس طریقے سے
ہم اپنے محدود وسائل کے باوجود لگے ہوئے ہیں ' میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو میرے
ذہن میں target ہے ' جو میں نے بریفنگ دی ہے ' انشاء اللہ 2002 کے آخر میں ہم پہلا
phase مکمل کر لیں گے ۔ یہ میری کوشش ہے ۔ اور جو ٹائم لگے گا جناب that is about 36
months اور ان 36 مہینوں میں ہم نے تین berths بنانی ہیں ' پانچ کلو میٹر کا approach
channel بنانا ہے which is supposed to be about 12.6 meters deep اور جب second
phase میں جائیں گے تو

that will be made about 15 or 15.5 meters deep with cargo handled equipment, with development of the port infrastructure and sports facilities.

میرے بھائی نے کہا تھا کہ 28000 ایکڑ زمین ear-mark کی گئی ہے development
کے لئے ۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ 1.50,000 hector زمین ہم نے ear-mark کی ہے
not 28,000, ہم نے 1,50,000 hector زمین ear-mark کی ہے اس کو develop کرنے کے
لئے اور industrial zone, export processing zone, oil refinery and complex اور
greater Gawader city اس منصوبے میں شامل ہے ۔ اس منصوبے کی planning ڈپٹی
چیئرمین پلاننگ کمیشن احسن اقبال صاحب کر رہے ہیں اور یکم اگست کو گوادر جا کر detailed
briefing انہوں نے اپنی اس planning پر دینی ہے ۔ یہ یہاں تک ہے ۔

یہاں میرے بھائیوں نے اپنی apprehensions اور reservations اور اپنے خدشات
بیان کئے ہیں ' یہ ان کا حق ہے ۔ لیکن میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ this is the top
priority project. اس کی اتنی اہمیت ہے کہ تین بار وزیر اعظم صاحب گئے ہیں اور تین بار میں
خود اس علاقے سے ہو کر آیا ہوں ۔ ابھی تین دن پہلے I was in that area. اس علاقے کو
develop کرنے کے لئے یہ deep Sea Port بنے گی ۔ اس کی ضرورت ' اس کی افادیت ' اس
کی اہمیت کو میں over emphasize نہیں کرنا چاہتا ۔ اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو آج سے پندرہ

بیس سال پہلے بن جانا چاہیئے تھا ، اس کی importance اتنی ہے ۔ The other thing is کہ انہوں نے کہا کہ پی سی ون کب بنا۔ Sir, this complete project is lying with ECNEC. ہم نے دونوں projects کے لئے ، بلوچستان کے جتنے projects ہیں ، ٹینڈرز کال کرنے کے لئے short listing کی ہے of the contractors. اور اس وقت جتنے projects ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے we have short listed 40 contractors, ان کی negotiation کی short listing کی ۔ ہم نے چالیس کے قریب contractors رکھے ہوئے ہیں for all the projects in Balochistan. ان کے لئے ٹینڈرز کال کئے گئے ، ٹینڈرز آئے ، 25 اپریل کو ہم نے کر کے extend 21st of May کر دیا تاکہ جو باہر کی کمپنیاں بھی اس میں invest کرنا چاہتی ہیں یا ٹینڈرز میں شامل ہونا چاہتی ہیں ان کو بھی ٹائم دیا جائے اور انشاء اللہ 21 کے بعد پورا کام شروع ہو جائے گا ۔ In the next meeting of ECNEC ہمیں امید ہے کہ ہمارا یہ project سارا through ہو جائے گا ۔

دوسرا phase ہے اس کا for the deep Sea Port. دوسرا phase بھی انشاء اللہ 36 مہینے میں ہو جائے گا لیکن that will cost about 26 billion. یہ project جو ہم بنا رہے ہیں یہ POO basis پہ ہے ۔ Second phase میں ہماری کوشش ہے کہ build, operate and transfer basis پہ ہو جس میں پاکستان کا خرچہ نہیں ہوگا بلکہ جو کمپنیاں investment کریں گی ، ان کا خرچہ ہو گا ۔ جیسے ہم نے M-9 دیا ہے ۔ This is on the BOT basis and M-3, Motorway -3, that is on BOT basis. پاکستانی کمپنی ہے ۔ انہوں نے وہ projects Government سے لئے ، ٹینڈرز میں compete کیا اور contest کیا ، ہم سے project لیا اور آج فوجی فاؤنڈیشن والے M-9 کراچی سے حیدر آباد بنا رہے ہیں۔ M-3 پاکستانی کمپنیز ہیں ، ایک consortium ہے آٹھ کمپنیز کا ، انہوں نے project-2 ہم سے لیا ہے ، وہ آج بنا رہے ہیں ۔ ان کی link roads پہ تقریباً 11.4 billion خرچ آئے گا جو گوادر پسنی ، گوادر تربت کو بھی ملائیں گی اور اس روڈ کو M-5 کے ساتھ ملا کر کراچی اتھل اور خضدار کوئٹہ کے ساتھ ملائے گی اور اسے ہم ملا رہے ہیں رتو ڈیرو کے ساتھ تاکہ جی ٹی روڈ کے ساتھ یا انڈس ہائی وے کے ساتھ اس روڈ کا connection مل جائے۔ ایک کراچی کے ساتھ ہے اور دوسرا اس کے بعد اور انشاء اللہ جو M-9 کے بعد M-11 بن رہی ہے ، جو ہم موٹروے بنائیں گے خضدار سے گوادر تک ، وہ بھی منصوبہ شامل ہے ۔ وہ بھی جیسے جیسے construction ہوتی جائے گی ، یہ موٹروے بنتی جائے گی ۔ انشاء

اللہ خیر سے لے کر گوادر تک اور خیر سے لے کر کراچی تک یہ موٹروے complete ہو گی اور یہ سارے منصوبے complete ہوں گے۔ لیکن جو منصوبہ گوادر Sea port کے ساتھ ہے اس کے متعلق بتایا ہے کہ اس کو ہم کراچی اور رتو ڈیرو تک کنکشن دے رہے ہیں اور اس پر جو cost آئے گی that is 11.4 billion. ہے۔ coastal highway road ہے ابھی چند دن پہلے ہو کرآئے ہیں اور جو Deep Sea Port کا بہتر منصوبہ ہے وہ دو phases میں ہے۔ پہلے phase میں 10 ارب کا اور دوسرے phase میں 26 billion کا اور جو پہلا phase ہے that is BOO basis اور جو دوسرا phase ہے that is BOT basis. اس طرح سے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اسکے ساتھ ہم سمجھتے ہیں کہ جب یہ سڑک بنے گی، تب Deep Sea Port آئے گی۔ یہ economically, financially viable project ہے، experts کی رپورٹ موجود ہے۔ جیسے کہ حبیب جالب صاحب نے بھی کہا ہے it is viable project. اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے ساتھ we will be opening to the Central Asian States اور ہزار کلومیٹر سے لے کر 1400 کلومیٹر تک اس کو route short پڑتا ہے as compare to the دوسری بندرگاہوں کے مقابلے میں اور یہ shortest possible route ہے۔ ابھی ہم نے چند دن پہلے چار ferry service کو contract دیا ہے۔ کراچی سے یعنی گوادر سمندر سے ہماری ferry سروس چلے گی، جو سامان اور مسافر لے کر جائیں گے۔ وہ چار کمپنیوں نے ہم سے contract sign کیے ہیں۔ انشاء اللہ دو ماہ کے بعد ایک دو کمپنیاں اس کو operate بھی کرنا شروع کر دیں گی from Karachi to Gawadar ferry service. جناب! ہم نے پھر پچھلے سال contract sign کیا تھا with all the four states that is Kirgistan, Tajkistan , China and Pakistan i.e., traffic and state transit facilities اور وہ facilities آئیں گی through قراقرم ہائی وے اور ہماری پورٹ کراچی تک، تاکہ جتنا trade ہے، وہ سارا ان وسطی Asian States سے ہو۔ تاجکستان بھی اس میں شامل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ That will be fact, countries جن کا ہمارے ساتھ اس contract پہ sign ہو گا، یہ اس لئے دیا جا رہا ہے تاکہ وہاں جو coastal areas available ہیں تاکہ یہ trade بڑھے، یہ transit trade اور جو traffic ہے اس کو ہم نے اپنے ملک میں اور چین نے اپنے ملک میں تاجکستان اور قازقستان نے اپنے اپنے ملکوں میں یکم مئی کے بعد، ہم all weather route دے رہے ہیں۔ جناب! جتنی ہم یہ کوشش کر رہے ہیں، یہ صرف صوبہ بلوچستان کی ترقی نہیں، I think

سارے ملک کی economy اس پر depend کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک natural deep sea port دی ہے۔ This should be developed much earlier. جیسے کہ انہوں نے کہا کہ I don't feel like over-emphasising کہ یہ پراجیکٹ ہمارا top priority project ہے۔ انشاء اللہ financing بھی ہو گی۔ We shall start our projects very soon. اور مجھے امید ہے کہ جو calculations ہیں about this کہ 2002 کے آخر میں جا کر انشاء اللہ اس پراجیکٹ کو مکمل کیا جائے گا۔ These are the two projects announced by the Prime Minister on the 14th April and these are our top priority projects. میں ان کی قرارداد کی support بھی کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم خدا کے فضل سے، خلوص نیت کے ساتھ اس پراجیکٹ کو مکمل کریں گے اور شروع بھی کریں گے۔ Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: I thank the Honourable Minister and that concludes the discussion on the resolution. Now I put the motion before the House. It has been moved by Mr. Habib Jalib Baloch that this House recommends that the Project of Gawadar Deep Sea Port and related infrastructure be launched.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Resolution is adopted. With this, I think, we conclude this item.

Dr. Jamiluddin Aali: Sir, through you I want to seek the permission of the House to move my resolution. It will go to the Standing Committee. I would not make a speech. I beg of Raja Sahib through you and Mr. Raza Rabbani has already agreed that I could move this resolution subject to your permission and if the Government does not oppose it. I think, we will refer it to the Standing Committee. Sir, it is standing since one and a half years. جناب! ڈیڑھ سال سے انتظار میں رہا ہوں۔ جناب! اب برائے مہربانی اجازت دیں کہ میں یہ

Resolution move کروں ۔

Mr. Presiding Officer: You see, there is a technical difficulty. The Honourable Minister for Finance is not present here, I think, and secondly according to today's agenda item, it was agreed that after this, we will not have any discussion and if we have to have then we go to Item No. 8 and not to the other Resolution.

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ اس لئے مناسب نہیں کہ پہلے بھی on Item No.8, discussion on the following motion ہو رہی ہے اور Item No. 9 پر بھی further discussion ہو رہی ہے اور Item No. 15 پر بھی further discussion ہو رہی ہے تو اس طرح سارے order of the day کا purpose lose ہو جائے گا ۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب والا! ڈیڑھ برس سے ایجوکیشن سے متعلق ایک چیز آپ کی توجہ کے لئے پڑی ہوئی ہے۔ ہفتے میں ایک پرائیویٹ ممبر ڈے ہوتا ہے۔ جناب! ہزاروں باتیں ہو جاتی ہیں۔ میں آپ کے ذریعے اپنی شکایت ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں۔ یہاں پر ہر طرح کی بات ہوتی ہے، تعلیم پر ہاؤس میں وقت نہیں ملتا۔

Mr. Presiding Officer: We will take it up on the next Private Members Day.

میاں رضا ربانی۔ جناب move کر لینے دیں۔

Mr. Presiding Officer: If there is no objection we can allow. Mr. Jamiluddin Aali.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب میں اردو والا move کروں گا کیونکہ ماشاء اللہ انگریزی میں پورے ایک دو فقرے missing ہیں لیکن جو اس کا ترجمہ ہے وہ ٹھیک ٹھاک آ گیا ہے۔ To be properly on the record of the House میں اردو میں move کروں گا۔ وہ یہ ہے۔

" یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ حکومت ایک پرائمری ایجوکیشن پول (فنڈ) قائم کرے اور انکم ٹیکس آرڈیننس 1979 ، کے تحت قابل تشخیص آمدنی کے برابر زرعی آمدنی پر 99-1998، کے تحت 2003 سال تک 5% سرچارج عائد کرے اور ملک میں پرائمری تعلیم پر اٹھنے والے اخراجات میں اعانت کے لئے اسے پول کے کھاتے میں جمع کرایا جائے"۔ یہ resolution ہے۔ اب آپ چاہیں تو standing committee کو move کر دیں۔

Mr. Presiding Officer: The Minister has opposed the resolution. Now we adjourn the House to meet again at 5.00 p.m. tomorrow.

[The House was then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Tuesday, May 4, 1999.]